دیوبندی بریلوی فرق

شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ
ابو الصالح محمد فیض احمد صاحب اویسی

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ فیض مقالہ

التحقیق الکامل فی امتیاز الحق و الباطل

المعروف

دیوبندی بریلوی میں فرق

از

حضرت علامہ ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمہید

ہمارے دور میں اسلام سے نفرت اور شیطانی امور سے الفت کا دور دورہ ہے اگر بعض افراد کو اسلام سے کچھ اُنس ہوتا ہے۔ تو وہ مذہبی اختلافات کو دیکھ سن کر اسلام سے متنفر ہو جاتا ہے۔ اونچے طبقے کے لوگوں کا اسلام سے دوری کا موجب عموماً یہی مذہبی اختلافات ہیں ان حضرات کو افہام و تفہیم جوئے شیر لانے کے مترادف ہے لیکن اگر وہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کو مشعلِ راہ بنائیں تو ان کو مذہبی اختلافات بھی رحمتِ خداوندی نظر آئیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"اِختلافُ اُمّتی رَحْمَۃٌ" میری امت کا اختلاف بھی رحمت ہے۔

دیوبندی بریلوی اختلاف

عوام صرف شیعہ سنی اور وہابی صوفی و دیوبندی بریلوی کو جانتے ہیں۔ شیعہ سنی اختلاف تو سب کو معلوم ہے۔ وہابی صوفی جسے دوسرے لفظوں میں دیوبندی بریلوی کہا جاتا ہے اس اختلاف کو بھی عموماً سب جانتے ہیں لیکن اس کے اصلی اختلاف سے اکثر بے خبر ہیں بعض تو اسے سیاسی اختلاف سمجھتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں ان کا اختلاف محض کاروبار کی وجہ سے ہے

بعض تعصب سمجھ کر ان کے اختلاف کو اہمیت نہیں دیتے بعض فروعی اختلاف تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

وجہ اختلاف

ان دونوں کے اختلاف کا اصلی موجب صرف ایک ہے۔ ادب بے ادبی، گستاخی

بریلوی

انبیاء و اولیاء خصوصاً حضور نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معمولی سے معمولی بے ادبی و گستاخی کو کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ کہنے والا کتنا بڑا عابد و زاہد اور عالم و محدث و مفسر کیوں نہ ہو۔

دیوبندی

انبیاء[1] و اولیاء خصوصاً حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور گستاخی اور ہتک آمیز کلمات لکھنا، بولنا، ان کا بہترین مشغلہ ہے اور ان کی تحریریں ان کے نزدیک عین توحید ہے اور اسے وہ اپنے لئے اعلیٰ عبادت سمجھتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا اعتراف

کہ دیوبندی (وہابی) بے ادب ہیں اور بریلوی (اہلسنت) باادب ہیں۔

---

[1] بلکہ ذات باری تعالیٰ کی بے ادبی و گستاخی کو بھی عین توحید سمجھتے ہیں۔

"بدعتی" کے معنی ہیں باادب بے ایمان اور وھابی کے معنی ہیں بے ادب باایمان۔ ملفوظات حسن العزیز۔

(فوائد) ... سب کو معلوم ہے کہ ہم اہلسنت کو یہ حضرات بدعتی کہتے ہیں اگرچہ درحقیقت یہی فرقہ بدعتی ہے اس موضوع پر فقیر نے ایک کتاب لکھی ہے

۲:۔ اگرچہ وہابی۔ دیوبندی۔ دو لفظ ہیں۔ لیکن درحقیقت یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ ہر دونوں کا سرچشمہ "اسماعیل دہلوی" ہے اور اس نے ہی ان دونوں کے اندر گندی عادت ڈالی کہ اپنے ماسوا دوسرے تمام اہل اسلام کو کافر مشرک اور بدعتی کہو۔ اس کی تفصیل فقیر نے اپنی کتاب "التحقیق الجلیل فی تحریک اسماعیل القتیل" میں عرض کی ہے

۳:۔ دیوبندیوں کا قطب عالم رشید احمد گنگوہی خود اقرار کرتا ہے کہ:۔
"عقائد میں سب متحد مقلد (دیوبندی) غیر مقلد (وہابی) ہیں[1]"

۴:۔ دیوبندیوں کا حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی مانا کہ
"اگر میرے پاس دس ہزار روپے ہوں سب کی تنخواہ کر دوں پھر خود ہی وہابی بن جائیں گے[2]"

اہلِ حق کا فیصلہ

(۱) عارف باللہ حضرت مولانا روم قدس سرہٗ کا فیصلہ

از خدا خواہیم توفیقِ ادب — بے ادب محروم ماند از لطفِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

[1] فتاویٰ رشیدیہ [2] الافاضات الیومیہ۔

(۲) اور مشہور ہے کہ باادب بانصیب۔ بے ادب بے نصیب۔
(۳) عربی مقولہ ہے الاسلام کلہ اسلام کا دوسرا نام آدب ہے۔

نتیجہ

گویا جس کے پاس ادب نہیں وہ اسلام کی دولت سے محروم ہے۔

دیوبندی سے مراد کون ہیں۔

اس مختصر داستان سے آپ کو معلوم ہوا کہ دیوبندی سے دیوبند کا رہنے والا مراد نہیں بلکہ دیوبندی سے گستاخ بے ادب مراد ہے خواہ وہ دیوبند کا باشی ہو یا بریلی کا وہ ہندی ہو یا سندھی، عربی ہو یا عجمی۔

لطیفہ

جہاں پر ہمارے عوام ہوشیار ہوتے ہیں اور ان لوگوں کی گفتار و رفتار سے انہیں پہچان لیتے ہیں۔ تو یہ لوگ ان کی گرفت سے بچنے کیلئے قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھا جاتے ہیں کہ ہم نہ وہابی ہیں نہ دیوبندی اس سے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم وہابی نہیں یعنی عبدالوہاب نجدی کی اولاد سے نہیں اور دیوبندی نہیں یعنی دیوبند کے باشی نہیں۔

اس مکاری و عیاری میں بڑا کمال رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ ہر دیگ کے چمچہ بن کر اپنا الو سیدھا کر لیتے ہیں یہانتک کہ اہل سنت کے تمام مراسم و معمولات[1]

[1] ... تحریک نظام مصطفےٰ ۱۹۷۷ء سے دیکھ لیا کہ انہوں نے بریلوی بن کر وہی کر دکھلایا جسے برسوں شرک بدعت کہتے چلے آئے۔ ۱۲

بجالاتے ہیں۔ جن باتوں کو کفر و شرک اور بدعت گردانتے ہیں انہیں کو عمل میں لاتے ہیں اور جن چیزوں کو خنزیر کے برابر حرام مانتے ہیں انہیں کھاتے ہیں اس کی پوری داستان فقیر کے رسالہ "دیوبندی کون ہیں" میں لکھی ہے۔

بریلوی سے کون مراد ہیں

وہ حقیقی اہلسنت جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا نجات پانے والا گروہ جسے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت نصیب ہے۔ جنہیں قدیم الایام سے ہر گمراہ فرقہ "بدعتی" "مبتدع" گردانتا رہا۔ اور دور حاضرہ میں "وہابی، دیوبندی" انہیں بریلوی کہتے ہیں وہ صرف اس لئے کہ جب ان لوگوں نے حنفیت و سنیت کا لبادہ اوڑھا تو ہر حق پرست عالم دین نے ان کی تردید کی۔ لیکن اعلیٰحضرت عظیم برکت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہٗ نے ان کے رد میں کئی کتابیں اور کئی رسائل لکھے جس سے وہابیت۔ دیوبندیت کے مضبوط قلعے گرنے لگے۔ اور نقلی سنیت و حنفیت کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔ اور حق کا بول بالا ہوا بطور انعام حق تعالیٰ اسے یہ نام موصوف کیوجہ سے مذہب مہذب اہلسنت کو بریلوی اور بریلویت سے تعبیر کیا گیا۔ چنانچہ ایوب قادری لکھتا ہے۔

"طبع رسا۔ حاضر اور قوی حافظہ کے مالک تھے۔ بہت سے رسالے اور کتابیں لکھیں خوب شہرت و ناموری حاصل کی مولوی احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے رنگ کے مخصوص عالم تھے بریلی

روہیلکھنڈ، یوں تو روہیلوں کے زمانہ سے مشہور ہے لیکن مولوی صاحب (اعلیٰحضرت) کی وجہ سے بریلی اکناف و اطراف ہند و پاک میں خوب مشہور ہوئی۔ بریلوی اور بریلویت جیسے الفاظ بطور اصطلاح استعمال ہونے لگے۔ ۲۵ صفر[1] ۱۳۴۰ھ کو مولانا احمد رضا خان کا انتقال ہوا۔[2]

کرامت اعلیٰحضرت قدس سرہٗ

یہ اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہٗ کی ایک کرامت ہے کہ عرب و عجم میں اہل سنت کے ان پرانے عقائد و معمولات کو جہاں بھی کوئی عمل میں لائے گا تو بد مذہب خصوصاً وہابی دیوبندی اسے بریلوی کے نام سے پکاریں گے۔ خواہ ایسے عقائد رکھنے والا اور ایسے معمولات کا عامل اعلیٰحضرت کو جانتا تک نہ ہو۔ بلکہ میں نے آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کو کبھی اندرونی مرض گالیاں، دینے والے کو عقائد و معمولات سے اہل سنت پر کاربند ہونے کی وجہ سے بریلوی پکارا جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ

جن لوگوں کو انبیاء و اولیاء خصوصاً حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اس تاریخ کو ہند و پاک کے علاوہ عرب و عجم کے مختلف شہروں میں اعلیٰحضرت کا عرس بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے [2] تذکرہ علمائے ہند صـ ۱۰۲۔

سے محبت و عقیدت اور ان کی نسبتوں سے نیاز مندی اور ادب ہے وہ بریلوی ہیں
اور جو ان حضرات سے بے ادبی و گستاخی کا مظاہرہ کرکے بغض و عداوت کا ثبوت دیتے ہیں۔
وہ وہابی دیوبندی ہیں۔

اعلیحضرت بریلوی قدس سرہٗ اور ان کے متبعین نے جب ان دیوبندیوں کے تقدس کا بھانڈا
چوراہے پر چور کیا تو دیوبندیوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے اہل سنت
کے کئی کئی نام تجویز کئے کبھی بریلوی۔ کبھی مشرک۔ کبھی بدعتی اور کبھی رضا خانی۔ چنانچہ منظور
سنبھلی نے اپنی کتاب سیف رحمانی میں ہمیں اسی نام سے موسوم کیا ہے۔ حالانکہ رضا خوانی
نام کا کوئی کافر تو دنیا میں نہیں۔ سبیل الرشاد ص۳ میں ہے کہ یہ خاص مولوی عبدالشکور
لکھنوی کا طبعزاد لقب ہے۔ اس نے اہل سنت کے لئے نام تجویز کیا ہے اس
سے پہلے جو اس کے اکابر گذرے ہیں انہوں نے بھی کبھی اہل سنت کو فرقہ رضا خوانی
نہ کہا تھا۔

لطیفہ

بلّی کو آپ نے دیکھا ہوگا کہ عاجز ہو کر ناجائز طریق پر جس طرح بھی بن
پڑتا ہے حملہ کرتی ہے۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود ۔۔۔ بر آرد بچنگال چشم پلنگ

اسی طرح اہل باطل بھی جب دلائل سے عاجز ہوتے ہیں تو اہل حق کو
برے نام سے ملقب کرکے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں چنانچہ
۱۔ جب کفار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ سے عاجز ہوئے تو آپ

کو صابی کے نام سے موسوم کیا۔ (بخاری)
۲۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے باغیوں نے بدلہ لینا چاہا تو آپ کو
بدعتی قرار دیا۔ (البدایہ والنہایہ)
۳۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خارجیوں نے بدعتی و مشرک گردانا۔
(البدایہ والنہایہ)
۴۔ ایک معتزلہ نے سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے تنگ آکر اپنے آپ
کو اہل توحید والعدل اور اہل سنت کو کیا سے کیا کہا۔
(شرح عقائد نمبر ۲۱ وحاشیہ)
۵۔ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو حاسدین نے مرجئہ کے نام سے
بدنام کیا۔
۶۔ ابن تیمیہ کی پارٹی نے اہل حق کو باطل پرست و اہل ہوا کے القاب سے
یاد کیا
۷۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اہلسنت کو کافر و مشرک اور بدعتی گردانا
اور دیوبندی، وہابی، غیر مقلد، مودودی، غلام خانی ۔ چیخ پیری اب
سارے کے سارے محمد بن عبدالوہاب کے مقلد ہیں۔ اسی لئے اہل حق کو کافر
و مشرک اور بدعتی سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ کھل کر اس نام کے استعمال سے
جھجکتے ہیں کیونکہ اکثریت اہلسنت کی ہے فلہٰذا اس کا اطلاق عوام پر
کرتے ہیں تو ان کے حلوے مانڈے۔ نذرانے، چندے اور دیگر کاروبار
بند ہوتے ہیں۔ اس لئے اہلسنت کے ایک بڑے عالم، مایۂ ناز مصنف

وصدی حاضرہ کے مجدد مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کو نشانۂ علامت بنا کر اہل سنت کے ہر فرد کو رضا خانی یا بریلوی کی نسبت لگا کر خوب گالیاں دیتے ہیں

اس کی تفصیل فقیر کی کتاب " ردسیف یمانی " میں دیکھیے۔

تنبیہ

ہم دیوبندیوں کی مخالفت ان کے ان گندے عقائد کی وجہ سے کرتے ہیں اور ہمیشہ اہل حق کا شیوہ رہا ہے کہ باطل کے بطلان کو منظر عام پر لائے۔ کیا قرآن وحدیث کے پڑھنے والے بے خبر ہیں کہ کفار ومنافقین اور مشرکین کی تردید کیسے واشگاف الفاظ سے کی گئی اور اس پر بڑا زور دیا گیا اور نبی اکرم اسی طرح تمام انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام کی مبارک زندگیاں باطل کی لڑائیوں میں گذریں۔

شعر

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے　　ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں　　چھیڑنا شیطاں کی عادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل　　یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب　　اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

ذیل میں چند ایک حوالے بطور نمونہ پیش ہیں تاکہ ناظرین

دیوبندی اور بریلوی کا فرق خود بخود معلوم کر سکیں اگرچہ اس کے بالمقابل فقیر نے توضیحاً اہل سنت کے عقائد ومسائل بھی لکھ دیئے ہیں

توحید یا توہین

دیوبندی

۱۔ دیوبندیوں کے مقتدا رشید احمد گنگوہی کا شاگرد نار رشید حسین علی ساکن واں بھچراں ضلع میانوالی اور ان کے شاگرد اور بعض دیگر علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ چنانچہ حسین علی اپنی تفسیر بلغۃ الحیران میں لکھتا ہے"[1] اور انسان خود مختار ہیں۔ اچھے کام کریں یا نہ کریں" اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ اور آیات قرآنی جیسا کہ ولیعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔

---

[1] تفسیر بلغۃ الحیران مطبوعہ حمایت اسلام بار اول ص ۱۵۷/۱۵۸ اسی تفسیر کے صفحہ ۳ پر آخری سطر یہ ہے یہ تقریریں حضرت صاحب (مولوی حسین علی) نے غلام خان سے قلمبند کروائی ہیں اور بذات خود ان پر نظر ثانی فرمائی ہے۔

یہ عبارت اصل کتاب کی ہیں۔

(ف) اس مقام پر یہ کہنا کہ اس عبارت میں حسین علی نے مذہب بیان نہیں کیا۔ بلکہ معتزلہ کا مذہب نقل کیا ہے۔ انتہائی مضحکہ خیز ہے اس لئے کہ جب مولوی مذکور نے قرآن و حدیث کو اس مذہب پر منطبق مانا تو اس کی حقانیت کو تسلیم کر لیا تو خواہ معتزلہ کا مذہب ہو۔ یا دوسرے کا۔ قرآن و حدیث جس پر منطبق ہے اس کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے۔ حسین علی نے معتزلہ کے قول کی تائید کر کے ثابت کر دیا کہ معتزلہ کی ایک شاخ دیوبندی مذہب ہے اس پر فقیر اویسی غفرلہٗ نے ایک رسالہ لکھا ہے اور معتزلہ اہل سنت کے سخت دشمن تھے۔ بلکہ معتزلہ دیوبندیوں کا یہ عقیدہ روافض شیعہ کے عقیدہ بد سے ہے کیونکہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ بعض علوم خدا پر بعد کو ظاہر ہوتے ہیں۔ جن کا خدا کو پہلے کوئی علم نہیں ہوتا۔ شیعہ کی اصول کی کتاب "اصول کافی مع شرح صافی ص۲۲۵ مطبع نولکشور" بلکہ اس عقیدہ پر بہت بڑے فضائل بیان کئے ہیں۔

بریلوی

اہل سنت کے نزدیک علم الٰہی کا منکر خارج از اسلام ہے دیکھئے شرح فقہ اکبر من اعتقد ان اللہ لایعلم الاشیاء قبل وقوعها

یعنی جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے۔ اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو۔ آیۂ کریمہ ولیعلم الذین اور اس قسم کی دیگر آیات و احادیث میں مجاہدین و غیر مجاہدین اور مومنین و منافقین کا امتیاز باہمی مراد ہے اور معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا۔ آئندہ علم الٰہی کے مطابق الگ کر دیا جائیگا یہاں علم سے تمیز مراد ہے۔ فلیعلمن اللہ بمنزلہ فَلَیَمِیْزَنَّ اللہ کے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے قول لیمیز اللہ الخبیث من الطیب میں خبیث سے جدا ہونا منصوص ہے۔ ایسے ان آیات میں جنہیں مولوی حسین علی نے نفی علم الٰہی کی دلیل سمجھا ہے۔ مومنین اور منافقین اور مجاہدین و غیر مجاہدین کا ایک دوسرے سے الگ ہونا مذکور ہے۔ دیکھیے بخاری شریف جلد ثانی ص۷۰۲ پر مرقوم ہے۔ فلیعلمن اللہ علم اللہ ذالک انما هی بمنزلہ فلیمیز اللہ کقولہ تعالیٰ لیمیز اللہ الخبیث الخ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ خدائے علیم و خبیر کو ان کا علم نہیں اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔

دیوبندی

۱۔ دیوبندی اللہ تعالیٰ کے حق میں کذب کے قائل ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو

الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔
(ضمیمہ براہین قاطعہ مطبوعہ ساڈھورہ ص۲۷۲) اور رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے
۔۔پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و صوفیہ
کرام۔ علماء عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری
تعالیٰ ہے (فتاویٰ رشیدیہ ج ص۱۱)
نیز خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا ہے۔ کہ امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید
کسی نے نہیں نکالا بلکہ متقدمین میں اختلاف ہوا ہے۔ (براہین قاطعہ ص۲)

بریلوی

اہل سنت کہتے ہیں کہ کذب کا تحت قدرت باری تعالیٰ ہونے سے
بندوں کے جھوٹ کی تخلیق اور اس کے باقی رکھنے پر قدرت خداوندی کا
ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ بذات خود صفت کذب سے
متصف ہو سکتا ہے اگر پہلی شق مراد ہے تو اس میں آج تک کسی
سنی نے اختلاف نہیں کیا پھر یہ کہنا کہ امکان کذب کے مسئلہ پر شروع
سے اختلاف رہا ہے۔ باطل محض الجہالت و ضلالت ہے اور اگر
دوسری شق مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شان التوحید میں کیا
گستاخی ہو سکتی ہے۔ کہ معاذ اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے متصف بالکذب
ہونے کو ممکن قرار دیا جائے۔

اہلسنت کے نزدیک ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔

دیوبندی

پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد۔ الیٰ قولہ والا
لازم آید کہ قدرت انسانی زائد از قدرت ربانی باشد
(یکروزی مصنفہ اسمٰعیل دہلوی مطبوعہ فاروقی ص۱۴۵)
(ترجمہ) پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ محال بالذات ہو، ورنہ لازم
آوے گا کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زائد ہو جائے گی۔

بریلوی

اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جو
کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہے۔ جیسے کھانا، پینا، سونا، پاخانہ،
پیشاب کرنا۔ ڈوبنا۔ مرنا۔ خدا کے لئے بھی یہ سب کچھ ممکن ہے۔ ورنہ
دیوبندی قانون سے قدرت انسانی خدائی قدرت سے بڑھ جائے گی
(استغفر اللہ) مسلمان اندازہ کر لیں کہ اللہ جل شانہٗ کے مقدس صفات
کو انسانوں پر قیاس کرنا یہ انہیں دیوبندی جہال کا ہی مذہب ہے۔

دیوبندی

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا جھوٹا کلام کر سکتا ہے چنانچہ

"عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ، می شمارند و او را جل شانہ بآں مدح می کنند برخلاف اخرس و صفت کمال ہمیں است کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد الخ

(یکروزی مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی ص۱۴۵)

(ترجمہ) جھوٹ نہ بولنے کو اللہ تعالیٰ کے کمالات سے گن جاتا ہے بخلاف جانور گونگے آدمی کے (کہ آدمی کی مدح نہیں کرتا) اور صفت کمال کی یہی ہے کہ جھوٹ بولنے پر قدرت ہو اور کسی مصلحت کی وجہ سے نہ بولے الخ

بریلوی

اس سے صاف طور پہ واضح ہو گیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا کا جھوٹ نہ بولنا صرف گونگے کے نہ بولنے کی طرح ہے۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ گونگے نہ بولنا نہ تو محال بالذات ہے اور نہ ممتنع بالغیر نہ ممتنع عقلی اور نہ ہی محال شرعی بلکہ صرف محال عادی۔ اور دیوبندیوں کا یہ اقرار کہ خدا کا جھوٹ نہ بولنا تو گونگے کے نہ بولنے سے بھی کم درجہ ہے کہ جھوٹ نہ بولنے پر خدا کی تو مدح کرتے ہیں اور گونگے کی کوئی مدح نہیں کرتا اس سے اور بھی واضح ہو گیا کہ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال عادی نہیں ہے۔

استغفر اللہ

دیوبندی

امکان کذب (جھوٹ) بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اس کے خلاف پر وہ قادر ہے مگر باختیار خود اس کو نہ کرے گا۔ یہ عقیدہ بندہ کا ہے۔ الخ (فتاویٰ رشیدیہ ج ص۱ مطبوعہ رحیمیہ دہلی)

بریلوی

آج تقریباً چودہ سو سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ کیا کسی بھی مسلمان نے یہ کہا تھا کہ خدا جھوٹ بولتا تو نہیں مگر بول سکتا ہے۔ اور پھر گنگوہی صاحب کا یہ قول کہ باختیار خود اس کو نہ کرے گا۔ اس سے تو صاف معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ نعوذ باللہ کبھی بے اختیاری میں خدا جھوٹ بول ہی سکتا ہے اور پھر قدرت الٰہیہ کو کذب اور جھوٹ کے ناپاک الفاظ سے تعبیر کرنا دیوبندیوں کا ہی شیوہ ہے۔

دیوبندی

قدرت ہمیشہ ضدین کے ساتھ متعلق ہوتی ہے جس سے اس قدرت کا تعلق مثل صدق کے اس کی ضد (جھوٹ) کے ساتھ بھی واجب ہو گیا۔ گو بالغیر ممتنع الوقوع ہو

(براہین قاطعہ ص۲۶۰)

بریلوی

تھانوی صاحب نے صاف واضح کر دیا ہے کہ جس طرح مسلمانوں کے عقیدہ میں خدا تعالےٰ کا سچا ہونا واجب ہے اسی طرح دیوبندیوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کا جھوٹا ہو سکنا بھی واجب ہے کیونکہ کذب بھی تو صدق کی ضد ہے جب صدق کی ضد کذب کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ دیوبندیوں نے واجب ہی بنا دیا تو ان سے بڑھ کر اور کون دشمن ہو سکتا ہے۔ اب تھانوی صاحب کا یہ قانون موت و حیات بقا و فنا وغیرہ ہر چیز پر جاری کر لیجیے۔

دیوبندی

(۱) کذب متنازعہ فیہ صفات ذاتیہ میں داخل نہیں بلکہ صفات فعلیہ میں داخل ہے۔ (الجہد المقل مصنفہ محمود حسن دیوبندی ج ص۴۰)

(۲) واقعی غیر واقعی (جھوٹ) کا عقد و حل قدرت باری جل سلطانہ میں داخل ہے۔ (الجہد المقل ج ۱ ص۴۳)

(۳) اب افعال قبیحہ کو قدرت قدیمہ حق تعالےٰ شانہٗ سے کیونکر خارج کر سکتے ہیں (۴) افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ (الجہد المقل حصہ اول ص۸۳)

(۵) افعال کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق دیوبندی تسلیم کرتے ہیں (الجہد المقل حصہ اول ص۴۱)

(۶) چوری، شراب خوری جہل ظلم سے معارضہ کم فہمی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ

غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضروری نہیں حالانکہ یہ کلیہ ہے۔ کہ جو مقدور العبد ہے وہ مقدور اللہ ہے۔

(تذکرۃ الخلیل مصنفہ عاشق الٰہی میرٹھی ص۸۶)

مضمون محمود الحسن دیوبندی مندرجہ اخبار نظام الملک ۲۵ اگست ۱۸۹۸ء (وہابی عقیدہ نامہ)

بریلوی

مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی کی یک روزی پر معارضہ فرمایا تھا کہ اس کا یہ کلیہ غلط ہے کہ جو مقدور العبد ہو وہ مقدور الٰہی بھی ہو ورنہ لازم آئے گا کہ چوری جہل، ظلم، شراب خوری وغیرہ بھی مقدور الٰہی ہو جائیں۔ کیونکہ یہ چیزیں یقیناً مقدور عبد ہیں۔ تو مولوی محمود الحسن صاحب نے صاف اقرار کیا ہے کہ معاذ اللہ چوری، شراب خوری جہل وغیرہ سب کچھ اللہ تعالیٰ سے سرزد ہونا ممکن ہے تو معلوم ہو گیا کہ جو چیزیں بھی مقدور عبد ہیں مثلاً بیوی کرنا، بچے جننا، زنا کرنا وغیرہ دیوبندیوں کے نزدیک یہ تمام قبائح خدا تعالیٰ کے لئے بھی ممکن ہیں۔ (معاذ اللہ) حالانکہ ان تمام شاہدوں کا یہ کلیہ ہی سراسر غلط ہے کیونکہ ایسی ناپاک چیزوں اور ذات الٰہی کے غیر مناسب امور سے قدرت الٰہی کو کوئی تعلق نہیں اور ان چیزوں سے قدرت کے تعلق نہ رکھنے سے قدرت الٰہی، قدرت عبد سے ہرگز ہرگز کم نہ ہو گی اور نہ ہی قدرت الٰہی میں کوئی نقص لازم آئے گا۔ کیونکہ قدرت الٰہی بے شک کامل ہے

مگر ان چیزوں میں یہ لیاقت ہی نہیں ہے کہ قدرت الٰہیہ سے متعلق ہو سکیں۔

دیوبندی

اسی طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے، یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان صہ۲۳)

بریلوی

دیوبندیوں کا یہ تقویۃ الایمانی نظریہ صاف کر گیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کا علم لازم و ضروری نہیں اور معاذ اللہ اس کا جہل ممکن ہے، کہ جب چاہے علم غیب دریافت کر سکتا ہے اور اس کا غیب دریافت کرنے کا اختیار ہے، مگر بالفعل نہ اسے علم غیب ہے اور نہ وہ کچھ جانتا ہے، معلوم ہوا کہ دیوبندی ارشاد الٰہی کے منکر ہیں اور لفظ اختیار سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا کی یہ صفت اختیاری ہے واجب نہیں اور اختیار مستلزم حدوث کو ہے تو ان کے نزدیک علم الٰہی قدیم نہ ہوا۔

اور اسی طرح دیوبندیوں کا یہ کہنا کہ غیب کا دریافت اس کے اختیار میں ہے، صاف بتاتا ہے کہ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ ابھی تک جاہل ہے، ہاں اسے علم غیب حاصل کرنے کا اختیار ہے، یہ کہنا بھی صریح کفر ہے، کتب فقہ میں تصریح ہے کہ ایسا عقیدہ کفر ہے ملاحظہ ہو۔

(فتاویٰ عالمگیری ج [illegible] صہ۲۵۹)

حالانکہ غیب دریافت کرنے کا اختیار تو خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو بھی عطا فرمایا ہے، حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک مغیبات کا ان کو ہوتا ہے،، (شمائم امدادیہ صہ۱۱۵)

تو دیوبندیوں کے مولوی اسمٰعیل کی یہ کس قدر نادانی ہے اور علوم اسلامیہ سے سراسر جہالت ہے کہ اس نے محض انبیاء کرام علیہم السلام کی عداوت کا ابال نکالنے کے لئے بندوں کی صفت کو خدا پر چسپاں کر کے اپنا اور اپنی جماعت کا ایمان برباد کر دیا۔ یہ تو ایسا ہے جیسا کہ کوئی بے دین کہدے کہ زندہ رہنا خدا کے اختیار میں ہے جب چاہے زندگی اختیار کر سکے۔

دیوبندی

تنزیہہ او تعالےٰ از زمان و مکان وجہت و اثبات رویت بلا جہت ومحاذات الی قولہ ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است الخ

(ایضاح الحق صـ۵۳)

بریلوی

شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"عقیدہ سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و اورا جہتے از فوق وتحت منظور نیست و ہمیں است مذہب اہل سنت وجماعت

(تحفہ اثنا عشریہ فارسی مطبوعہ کلکتہ صـ۲۰۵)

اورکتب فقہ اسلام میں صاف فرمایا یکفر باثبات المکان اللہ تعالےٰ یعنی جو خدا کے لئے مکان ثابت کرے وہ کافر ہے

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ صـ۲۵۹)

دیوبندی

قبر کو بوسہ دیوے۔ مورچھل جھلے۔ اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے۔ ہاتھ باندھ کر التجا کرے۔ مراد مانگے مجاور بن کر بیٹھے۔ وہاں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے[1]۔

[1] تقویۃ الایمان صـ۱۲

بریلوی

شرک اس فعل کو کہتے ہیں جو خدا کے لئے خاص ہو، پھر دوسرے کے لئے کیا جائے تو کسی قبر کو مورچھل جھلنا تب ہی شرک ہو سکتا ہے جب کہ خدا کی قبر ہو اور اس کے لئے مورچھل جھلا جاتا ہو معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح سے مرزائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں جھوٹا قصہ تراش کر اپنا الّو سیدھا کیا ہے اسی طرح دیوبندیوں نے بھی خدا کو مرا ہوا مان کر کہیں اس کی قبر تجویز کی ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ دیوبندی رشید احمد گنگوہی کو اپنا رب جانتے ہیں شاید یہ سب کچھ اس کی قبر کے لئے کیا جاتا ہوگا۔

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک گنگوہی کی قبر کوہ طور ہے اور گنگوہی خدا ہے

تمہاری تربتِ انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار اَرِنی میری دیکھی بھی نادانی

(مرثیہ محمود حسن صدر دیوبند صـ۱۷)

بریلوی

مولوی محمود حسن دیوبندی کہتا ہے کہ "اے میرے پیارے رب

گنگوہی تمہاری قبر میرے لئے طور ہے اور تم خدا ہو اور جس طرح موسیٰ کلیم اللہ طور پر خدا کی زیارت کے لئے ارنی ارنی عرض کرتے تھے میں بھی تمہیں خدا سمجھ کر تمہاری قبر پر ارنی ارنی پکار رہا ہوں۔

دیوبندی

یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اس پر ترس آتا ہے۔ مگر آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب درگذر نہیں کرتا کہ کہیں لوگوں کے دل میں اس کی آئین کی قدر گھٹ نہ جائے سو کوئی امیر و وزیر اس کی مرضی پا کر اس تقصیر وار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اس کی سفارش کا نام کر کے اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے (الی قولہ) سو اللہ کی جناب میں ایسی قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے

(تقویۃ الایمان ص۴۷)

بریلوی

دیوبندیوں کے نزدیک معاذ اللہ خدا تعالیٰ بھی ہمیشہ حیلہ سازی مکاری سے ہی کام لیتا ہے کہ قیامت میں وہ کچھ لوگوں کو بخشنا چاہے گا مگر اپنے آئین کی قدر کے گھٹ جانے کے لئے لوگوں سے ڈر جائے گا اور انبیاء اس کی مرضی پا کر خدا تعالیٰ کو اس خطرہ سے نکالنے کے لئے محض برائے نام سفارش کر دیں گے اور پھر خدا بھی نعوذ باللہ لوگوں کو

دھوکہ دینے کے لئے ان نبیوں کی سفارش کا بہانہ بنا کر اس کو بخشے گا۔

دیوبندی

ایک بار حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے ناز میں آکر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایک خاص کلمہ فرما دیا اور وہ مجھے معلوم ہے مگر میری زبان سے نہیں نکل سکتا۔ کسی نے وہ کلمہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے سامنے نقل کر دیا۔ سن کر بحیرت پوچھا کر کیا یہ فرمایا۔ کہا جی ہاں! فرمایا یہ انہی کا درجہ ہے۔ جو سن لیا گیا ہم ہوتے تو کان سے پکڑ کر نکال دیئے جاتے

(الافاضات الیومیہ ص۱۵۵)

بریلوی

اس کفریہ کلمہ کو تھانوی صاحب نے اپنے استاذ کا ناز فرمایا ہے چنانچہ لکھتے ہیں بات یہ ہے کہ بعضوں کا درجہ دلال اور ناز کا ہوتا ہے (حوالہ مذکورہ) یعنی خدا تعالیٰ کی توہین دیوبندی مولویوں کا ناز ہوتا ہے۔

دیوبندی

سجدہ کرنے والے بھی بوجہ لغزش کے ملامت نہ کریں گے اور معذور سمجھیں گے۔

(تھانوی ص۱۳۷)

بریلوی

غیر اللہ کو سجدہ تعظیمی بھی حرام ہے اعلحضرت نے اس پر ایک کتاب لکھی ہے بنام الزبدۃ الزکیہ۔

دیوبندی

(۱) لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو خاص شکل میں دیکھا ہے (القطائف تھانوی ص۱۳)

(۲) اللہ تعالیٰ کی رویت جس کو ہوئی انسان کی شکل میں ہوئی (بوادر ص۹۴)

(۳) یوں تو کہیں گے کہ خلق عین حق ہے یوں نہ کہیں گے کہ حق عین خلق ہے الاتجوز الخ (افاضات الیومیہ ج ۱ ص۱۷۷)

بریلوی

اگر اسی طرح بریلوی کہیں تو مشرک اور دیوبندی کہیں تو عین اسلام (انا للہ وانا الیہ راجعون)

دیوبندی

دیوبندیوں کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کریم نے کفار کو اپنی فصاحت وبلاغت سے عاجز نہیں کیا تھا اور فصاحت وبلاغت سے عاجز کرنا علماء دیوبند کے نزدیک کوئی کمال ہی نہیں چنانچہ تلمیذ رشید

رشید احمد گنگوہی حسین علی لکھتا ہے "یہ خیال کرنا چاہیئے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحا و بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔

بریلوی

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم نے یقیناً اپنی فصاحت و بلاغت سے کفار فصحا عرب کو عاجز کیا تھا اور انہیں یوں اعلان ہوا تھا کہ "اگر تمہارے گمان میں ہے کہ یہ کلام الٰہی نہیں ہے بلکہ کسی بندے کا کلام ہے تو فاتوا بسورۃ من مثلہ "ایک سورت تو اس جیسی لاؤ مگر افسوس کہ دیوبندیوں نے صاف لکھ دیا کہ قرآن مجید میں فصاحت نہیں۔ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح فقہ اکبر میں لکھا کہ ۹۔ قرآن پاک کے الفاظ ومعنٰی ہی معجزہ ہیں جو شخص اعجاز قرآنی کا منکر ہو اور قرآن پاک کی فصاحت وبلاغت کو کمال نہیں سمجھتا وہ دشمن قرآن ملحد بے دین اور خارج از اسلام ہے۔

دیوبندی

اس نے کہا میں نے خواب دیکھا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے حضرت نے فرمایا بیان تو کرو ان صاحب نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں حضرت نے

فرمایا یہ بہت اچھا خواب ہے۔ (مزید المجید تھانوی ص۹۹) آپ نے
فرمایا کہ یہ بہت مبارک ہے (ص۱۲۲ ج۱)

بریلوی

قرآن پر پیشاب کرنے کا تصور کسی گندے مزاج میں ہو گا اور نہ
اس طرح کے خواب کسی مسلمان کو آ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچا دے ایسی
گندی ذہنیت سے۔

(ف) مذکورہ بالا حوالہ دیوبندیوں کے مجدد اور ان کی امت کے حکیم کا
ہے لیکن چونکہ جیسے دیوبندی چالاک مشہور ہیں تو پھر ان کے مجدد اور
امام کا کیا کہنا۔ چنانچہ چالاکی کرتے ہوئے اس کے بعد اس
تعبیر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی طرف منسوب کر دی
جو ان پر سراسر بہتان و افتراء ہے اور نہ ہی ان کی کسی کتاب میں
ہے اگر ہو بھی تو ان پر تہمت ہے جیسے ان لوگوں کی عادت ہے کہ
ایسے قبائح اور گندے جرائم ایسے بزرگوں کے نام سے چھاپتے
ہیں جس کی تفصیل فقیر نے التبیان الجلی میں کی ہے اور خواب کی غلط نسبت
کا اعتراف گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ ص۸۱ ج۲ میں کیا ہے
یہ لوگ حضرت نبوت و ولایت کے دشمن ہیں بلکہ انہیں اسلام کی ہر
معزز شئی کی عزت و عظمت پر ہاتھ صاف کرنا مقصود ہے۔

اللہ والوں کی اور نبیوں کی گستاخیوں سے نہیں تھکتے اس کے ساتھ کلام
الٰہی کو بھی ساتھ ملا لیا۔

سرور انبیاء محبوب خدا کے متعلق گستاخیاں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم (معاذ اللہ) شیطان سے بھی کم ہے

دیوبندی

الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم
محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس
فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا حصہ ایمان کا ہے شیطان
اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی
کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت
کرتا ہے۔

براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھوی سابق صدر مدرس مدرسہ دینیات
بہاولپور و تلمیذ رشید احمد گنگوہی ص۵۱۔

بریلوی

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو از روز اول تا قیامت کے ذرہ
ذرہ کا علم باذنہ تعالیٰ حاصل ہے چنانچہ اس کی تحقیق علماء

اہلسنت کی تصانیف "الدولۃ المکیہ" "الکلمۃ العلیاء" "جاء الحق" مقیاس حنفیت اور فقیر کا رسالہ "علم غیب" کا مطالعہ کیجئے

(ف) (۱) دیوبندی صاحبان شیطان کی وسعت علمی پر تو ایمان لائے لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت علمی کے قطعاً منکر ہو گئے۔

(۲) دیوبندی شیطان کا علم محیط تو قرآن سے ثابت مانتے ہیں مگر حضور علیہ السلام کی وسعت علم کے لئے کوئی آیت بھی نہیں مانتے

(۳) دیوبندی شیطان کے لئے تو دنیا کے ہر ذرے کا علم مانتے ہیں مگر حضور علیہ السلام کے لئے اتنا علم بھی شرک کہتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کا علم ملک الموت سے بھی کم ہے

دیوبندی

ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ

(براہین قاطعہ صـ۵۲)

بریلوی

جو شخص کسی مخلوق کو حضور علیہ السلام سے زیادہ عالم مانے۔ وہ

کافر ہے۔ امام شہاب خفنی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں فان من قال فلان اعلم منہ صلے اللہ علیہ وسلم فقد عابہ ونقصہ والحکم فیہ حکم الساب من غیر فرق بینہما (ج ۴ صـ۳۳۵) وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر لان الرضی بالکفر کفر

(نسیم الریاض ج ۴ صـ۳۳۸)

یعنی جس شخص نے حضور علیہ السلام کے علم پاک سے مخلوق میں سے کسی کا زائد علم بتائے تو اس نے حضور علیہ السلام کو عیب لگایا اور آپ کے شان اقدس میں تنقیص کی آپ کے علم میں کمی بتانے والا اور آپ کو گالیاں دینے والا برابر ہے۔ اس کا حکم تمام امت کے نزدیک قتل ہے۔ جو شخص اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہے

دیوبندی

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ تو (حفظ الایمان تھانوی صـ۸)

اس عبارت میں یہ گستاخی کی گئی ہے کہ حضور علیہ السلام کا علم (معاذ اللہ)

پاگلوں اور حیوانوں جیسا ہے

بریلوی

حضور علیہ السلام کے علم شریف کو جانوروں اور پاگلوں سے تشبیہ دینا کفر ہے بلکہ کسی نبی علیہ السلام کے علم کو علم انسانوں کے علم سے بھی تشبیہ نہیں دی جاسکتی اس کی مزید تحقیق کیلئے سیدہم مولانا سردار احمد لائل پوری کی تصنیف لطیف "موت کا پیام دیوبندیوں کے نام" اور "مناظرہ بریلی" کا مطالعہ کیجئے

دیوبندی

علماء دیوبند کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانا بیل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے۔

از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ از استغراق در صورت گاؤ خر خود است

بریلوی

اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک تکمیل نماز کا موقوف علیہ ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ

کو دل میں حاضر کرنا مقصد عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ عظمیٰ ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانے کو گائے بیل کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدتر کہنا حضور اکرم صلے علیہ وسلم کی وہ توہین شدید ہے جس کے تصور سے مؤمن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اہل سنت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تصور کرتے ہیں۔

دیوبندی

دیوبندیوں کے مقتدر علماء کے نزدیک لفظ رحمۃ للعلمین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاصہ نہیں۔ گنگوہی نے لکھا ہے۔

(استفتاء) - کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ لفظ رحمۃ للعلمین مخصوص آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

(الجواب) لفظ رحمۃ للعلمین صفت خاصہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی نہیں ہے۔

بریلوی

اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ رحمۃ للعلمین خاص صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اس لئے کہ حضور ہی تمام عالمین کے رسول ہیں۔ دوسرا اور کوئی نہیں لہذا اور کوئی اس صفت سے موصوف نہیں ہو سکتا۔

دیوبندی

علماء دیوبند کے نزدیک قرآن کریم میں خاتم النبین کے معنے آخری

نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے ۔ چنانچہ نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے

"بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول

خاتم النبیین کرتے چاہیئں تاکہ فہم جواب میں دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال

میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ

سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن

ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول

و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ۔

(تحذیر الناس ص)

بریلوی

اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں لفظ خاتم النبیین وارد ہوا ہے

اس کے معنے منقول متواتر آخر النبیین ہی ہیں جو شخص اس کو عوام کا خیال قرار

دیتا ہے وہ قرآن کریم کے معنے منقول متواتر کا منکر ہے۔

دیوبندی

دیوبندیوں کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ

وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی حضور کی خاتمیت میں کچھ فرق

نہ آئے گا ۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے

علیہ وسلم کوئی نبی آ جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے

چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں

کوئی اور نبی تجویز کیا جائے ۔ (تحذیر الناس)

بریلوی

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض محال بعد زمانہ نبوی صلے

اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آئے گا۔ جیسا کہ

بفرض محال دوسرا الٰہ پایا جائے تو توحید الٰہی میں ضرور فرق آئے گا

جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ توحید باری کو سمجھا نہ ختم نبوت پر

ایمان لایا۔

دیوبندی

دیوبندی علماء کے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اردو

زبان کا علم اس وقت حاصل ہوا جب حضور کا معاملہ علماء دیوبند سے

ہو گیا اس سے پہلے حضور اردو زبان نہ جانتے تھے ۔ (معاذ اللہ)

خلیل انبیٹھوی نے لکھا ہے مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی بار

گاہ میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو

ظلمات و ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر علیہ السلام کی

زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے ۔ تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ

کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی ۔ آپ تو عربی ہیں فرمایا

کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا۔ ہم کو یہ زبان
آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔
(براہین قاطعہ)

بریلوی

اہل سنت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول امر سے
ہر زبان کے عالم ہیں۔ جو شخص حضور کے لئے کسی زبان سے لاعلم
ہونے کے بعد ثابت کرے اور اس کا مسلک یہ ہوا کہ حضور کو یہ ز
اس وقت آگئی جب اس زبان والوں سے حضور کا معاملہ ہوا۔ لی
اس سے پہلے حضور علیہ السلام اس زبان کے عالم نہ تھے وہ شخص
کمالات رسالت کو مجروح کر رہا ہے۔

دیوبندی

دیوبندیوں کو ایسی خوابیں آتی ہیں جن میں وہ (معاذ اللہ)
رسول اللہ صلی اللہ کو گرتا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر حضور کو گر
سے روکتے اور بچاتے ہیں۔ چنانچہ حسین علی شاگرد رشید
گنگوہی نے لکھا ہے کہ خواب میں پل صراط پر . . . . میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گر رہے ہیں تو
نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچالیا۔ (بلغۃ الحیران)

بریلوی

اہلسنت کا مسلک ہے کہ ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر کوئی دوسری مراد نہیں لی جا سکتی
جس نے حضور کو دیکھا اس نے لاریب حضور ہی کو دیکھا ایسی صورت
میں جو شخص یہ کہے کہ معاذ اللہ میں نے حضور کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور
کو گرنے سے بچالیا وہ بارگاہ رسالت میں نہایت دریدہ دہن گستاخ
ہے۔

دیوبندیوں کا کلمہ

دیوبند کے مقتداء اشرف علی تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری
کی حالت میں بھی لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہم صلی علی
سیدنا ونبینا مولانا اشرف علی پڑھنے کو اپنے متبع سنت ہونے
کا اشارہ غیبی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی کی۔ دیکھئے
چنانچہ منظور احمد سنبھل نعمانی نے اشرف علی تھانوی کو ایک طویل
خط لکھا آخیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھا۔
کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا
ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف

کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ
شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے
بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف
علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست
نہیں بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت
ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس
تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اسکے
رقت طاری ہوگئی اور زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک
چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں
اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی
تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب وبیداری میں حضور
ہی کا خیال تھا لیکن جب حالت بیداری کلمہ شریف کی غلطی پر خیال آیا
تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے
کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے باایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری
کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علے
سیدنا ومولانا ونبینا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن
بے اختیار ہوں، مجبور، زبان اپنے قابو میں نہیں۔
اس خط میں جو لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صلی علی سیدنا ونبینا

مولانا اشرف علی پڑھنے کا واقعہ لکھا ہوا ہے اس کے جواب میں
مولوی اشرف علی تھانوی نے جو عبارت لکھی وہ ہم سیف یمانی
سے نقل کرتے ہیں۔ ملاحظ فرمایئے۔ روئداد سیف یمانی
اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ
متبع سنت ہے

بریلوی

اہل سنت کے نزدیک لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور
صل اللہ سیدنا ونبیا اشرف علی کے خبیث اور ناپاک الفاظ کلمات کفر
ہیں خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا پڑھنے والے کے مغضوب الٰہی
ہونے کی دلیل ہے جو شخص ان کو بے اختیار ادا کرتا ہے وہ غلبۂ شیطانی
سے مغلوب ہو کر بے اختیار ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اس سلب اختیار
کی نسبت کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف علی تھانوی کے متبع سنت
ہونے کی طرف اشارہ کرنے اس کے اختیار کو سلب کر لیا تھا اور
اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ کلمات کفریہ اس کی زبان پر جاری کرائے
گئے تھے مزید غضب الٰہی اور عذاب خداوندی کا موجب ہے
اہل سنت کے نزدیک حالت مذکورہ اغواء اور اضلال شیطانی سے
ہے جس سے توبہ فرض ہے اگر خدانخواستہ قائل ایسی حالت میں توبہ سے پہلے
مرجائے تو ناری وجہنمی قرار پائے۔

ہوتا ہے۔

دیوبندی

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مولوی اسماعیل صاحب دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کا عقیدہ یہ ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے چنانچہ لکھا کہ

"یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں

(تقویۃ الایمان ص۳۲)

بریلوی

اہل سنت کے نزدیک انبیاء علیہم السلام باوجود موت عادی طاری ہونے کے حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں اور ان کے اجسام کریمہ صحیح و سالم رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق (مشکوٰۃ ج ا ص۱۲۱) لہذا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ حضور مر کر مٹی میں مل گئے صریح گمراہی ہے اور حضور کی طرف منسوب کر کے یہ کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء محض اور شان اقدس میں توہین صریح ہے۔

العیاذ باللہ۔

دیوبندی

مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے نزدیک جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم متصف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح معاذ اللہ دجال بھی متصف بحیات بالذات ہے۔ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا اسی طرح دجال کی بھی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا۔ چنانچہ لکھا ہے

"چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام اس ہیچمدان کی تصدیق کرتا ہے۔ فرماتے ہیں تنام عیناک ولا ینام قلبی اوکما قال لیکن اس قیاس پر دجال کا حال بھی یہی ہونا چاہئے اس لئے کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ متشابہت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں۔ متصف بحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اس کی حیات قابل انفکاک نہ ہو گی اور موت و نوم میں استتار ہو گا۔ اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنی بشہادت احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ تنام عینی ولا ینام قلبی

(آب حیات مطبع قدیمی واقع دہلی ص۱۶۹)

بریلوی

اہلسنت کے عقیدہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا متصف بحیات بالذات ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا خاصہ ہے جو حضور کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے چہ جائیکہ دجال لعین کے لئے ثابت ہو۔ اہل سنت تمام انبیا علیہم السلام کی حیات کے قائل ہیں۔ مگر بالذات حیات سے موصوف ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شان ہے اسی طرح آنکھ کا سونا اور دل کا نہ سونا بھی ایسی صفت ہے جو انبیا علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کے لئے کسی دلیل شرعی سمجھ کر اسی کے لئے بھی یہ وصف نبوت ثابت کر دیا جائے۔ اہلسنت کے مذہب میں اسلام حیات اور کفر موت ہے۔ اس لئے دجال کو اگر منشا ارواح کفار مانا جائے وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف بحیات بالذات ہوگا۔ نہ متصف بحیات بالذات الحاصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اوصاف دجال کے لئے ثابت کرنا معاذاللہ تنقیص شان نبوت ہے۔

دیوبندی

اسمٰعیل دہلوی کی عبارات میں مقربین بارگاہ ایزدی کی شان میں دریدہ دہنی اور بے باکی ہے۔ اشد ترین توہین و تنقیص کے چند نمونے

بطش خدمت ہے۔

اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ "اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر" نیز ہمارا جب خالق اللہ اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو چاہیئے کہ اپنے ہر کاموں پر اس کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا۔ اور کسی چوہڑے چمار کا تو ذکر ہی کیا۔

ایضاً۔ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی۔ جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد کے برابر پیدا کر ڈالے

ایضاً۔ جن کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔
(تقویۃ الایمان)

بریلوی

اہل سنت کے نزدیک اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ پر ایمان لانا چاہیئے اور کسی پر ایمان لانا جائز نہیں۔ کفر خالص ہے۔ دیکھیے تمام امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ ملائکہ آسمانی کتابوں اللہ کے تمام رسولوں۔ یوم آخرت اور خیر و شر کے منجانب اللہ مقدر ہونے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہ لائے اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا

ہر سنی مسلمان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں متصرف حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں

رسولوں اور اس کے مقرب بندوں سے ہمارا کوئی کام نہ ہو کتاب و سنت میں بے شمار نصوص وارد ہیں۔ جن کا مفاد یہ ہے کہ اپنے کاموں میں محبوبان خداوندی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک الآیۃ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ آپ کے پاس آجاتے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون الآیۃ۔ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کرلو۔ دیکھئے ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں سے ہمارا کام وابستہ فرمایا ہے یا نہیں؟

اس عبارت میں جو تمام ماسوائے اللہ کو چوہڑا چمار سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک یہ مقربین بارگاہ ایزدی کی شان میں بدترین گستاخی ہے نعوذ باللہ من ذالک

بریلوی

اہلسنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و مشیت ایزدی کا متعلق ہونا محال عقلی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدائش میں تمام انبیا سے حقیقتاً اول ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء سے آخر اور خاتم النبیین ہیں تو ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدد محال بالذات

ہے۔ اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد ہونا لازمی نہیں آتا۔ بلکہ اسی امر محال کا قبیح و مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت اس سے متعلق ہو سکے۔

اہل سنت کا مذہب ہے کہ ملک اختیار بالاستقلال تو خاصہ خداوندی ہے اور ملک و اختیار ذاتی کسی فرد مخلوق کے لئے ثابت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک عام انسانوں کے لئے دلائل شرعیہ سے ثابت ہے اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی مخبوط الحواس بھی تامل نہیں کر سکتا چہ جائیکہ سمجھدار آدمی اس کا انکار کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علی الاطلاق یہ کہدینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں شان اقدس میں صریح توہین ہے اور ان تمام نصوص شرعیہ اور ادلۂ قطعیہ سے قطعاً خلاف ہے۔ جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا اعطینٰک الکوثر اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے مختار کل ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے

قد اعطیت مفاتیح الخزائن من الارض

(بخاری شریف ص ۰۰۵)

یعنی مجھے زمین کی چابیاں دی گئی ہیں۔

دیوبندی

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

(تقویۃ الایمان ص۲۲)

بریلوی

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ مقبولین بارگاہ ایزدی عبودیت کے
اس بلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی صفات قدسیہ مظہر صفات ربانی ہو
جاتے اور بمقتضائے حدیث قدسی
سننا چلنا پھرنا ارادہ ومشیت سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منسوب
ہوتا ہے وہ میدان تسلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں ان کا چاہنا اللہ کا
چاہنا اور ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں حضور سید المقربین
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کہ "رسول اللہ کے چاہنے سے کچھ
نہیں ہوتا" عظمت شان رسالت کے منافی ہے بلکہ مقام نبوت کی توہین
وتنقیص ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفات الٰہیہ کا مظہر
اتم ہیں اور ان کی مشیت ایزدی کا ظہور ہے تو اس کا پورا نہ ہونا معوذ
باللہ مشیت خداوندی کی ناکامی ہوگی۔ یہی توہین نبوت اور کفر
خالص ہے۔ اور کمالات انبیاء علیہم السلام کی تنقیص اسی لئے کفر
ہے۔ کہ کمالات نبوت قطعاً صفات الٰہیہ کا ظہور ہوتے ہیں۔

دیوبندی

دیوبندی مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشر کی سی
کی جائے بلکہ اس میں بھی اختصار کیا جائے۔ چنانچہ اسماعیل نے لکھا ہے
"کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی
تعریف ہو وہی کرو۔ سو اس میں بھی اختصار کرو۔

(تقویۃ الایمان ص۳۷)

بریلوی

اہل سنت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اس کی شان اور مرتبہ
کے لائق کی جائے گی۔ حتیٰ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی تعریف بشر کی سی ہونا درکنار ملائکہ مقربین سے بھی زیادہ ہوگی۔
کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ان سے بلند و بالا ہے۔

دیوبندی

دیوبندی مذہب میں انبیاء۔ رسل۔ ملائکہ معاذ اللہ سب ناکارے
ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔
"اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے عاجز۔ لوگوں کو پکارنا کچھ نہیں کیونکہ
فائدہ اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا

مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجیے۔ (تقویۃ الایمان)

بریلوی

اہل سنت کے نزدیک محبوبان خداوندی انبیائے کرام۔ رسل و ملائکہ عظام کے حق میں لفظ ناکارہ ہونا ان کی شان میں بیہودہ گوئی اور دریدہ دہنی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیا و رسل کرام علیہم السلام کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معاذ اللہ چوہڑے چمار سے بھی گری ہوئی ہے چنانچہ لکھا
"یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے (تقویۃ الایمان ص۷)

بریلوی

اہل سنت کے مذہب میں یہ عبارت حضرات انبیاء کرام و اولیاء علیہم السلام کی سخت ترین توہین کا نمونہ ہے "ہر چھوٹی اور ہر بڑی مخلوق" کے معنے رسل کرام اور اولیاء عظام کا متعلق ہونا ثابت ہو گیا ہے کیوں کہ "چھوٹی مخلوق" سے کل مخلوقات عامہ اور "ہر بڑی مخلوق"

کے لفظ سے بڑے مرتبہ کی کل خاص مخلوق کے معنی بغیر تامل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام ملائکہ کرام اور اولیاء عظام ہی ہیں، معاذ اللہ چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل کہنا جس قسم کی شدید توہین ہے محتاج تشریح نہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے مقرب بندوں کو عباد مکرمون اور کان عند اللہ وجیہا فرما کر انہیں اپنی بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی والا اور ذی وجاہت فرمایا ہے نیز اپنے پاک بندوں کو منعم علیہم قرار دے کر اور ان اکرمکم عند اللہ اتقکم فرما کر ان کی شان بڑھائی ہے اور اسی حدیث میں اولیاء کرام کے لئے فرمایا" یہ حدیث شریف بخاری و مسلم میں ہے ولی اللہ کی شان کا اعلان چودہ طبقات میں ہوتا ہے۔

دیوبندی

حضرات علماء دیوبند کے نزدیک معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے "سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے
(تقویۃ الایمان ص۱۳)

لہ لیکن دیوبندی خصوصاً تقویۃ الایمان نے انہیں چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل قرار دے کر انکی توہین و تنقیص کی ہے اہل سنت اس عبارت کو گندی اور نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدہ کو کفر خالص سمجھتے ہیں۔ ناظرین غور فرمائیں کہ انبیائے کرام پر چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہونے کا لفظ استعمال کرنا کس قدر بے دینی اور گستاخی ہے (تنبیہ) کیا کوئی مسلمان دیوبندیوں سے پوچھ سکتا ہے کہ چمار تو بے ایمان ہیں تمہیں ان سے اتنی محبت کیوں ہے کہ انبیاء و اولیا کو ان سے ذلیل ٹھہرا رہے ہو۔

بریلوی

اہل سنت کے نزدیک یہ عقیدہ کہ انبیا علیہم السلام کے حواس تمام انسانوں کے حواس سے اقوی اور اعلی ہیں۔ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گنوار کی بات سنکر بے حواس ہو گئے بدترین توہین وتنقیص بارگاہِ رسالت و نبوت ہے۔

دیوبندی

دیوبندیوں کا مذہب یہ ہے کہ کذب صریح کو ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے لکھا ہے

۱۔ پھر دروغ صریح بھی کسی طرح پر ہوتا ہے۔ حق میں ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔[1]

۲۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیا علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی از غلطی نہیں ہے۔[2]

بریلوی

حضرت انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علی العموم معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کسی قسم کے دروغ صریح کو ان کے لئے ثابت کرنا عزت و ناموس رسالت

[1] تصفیۃ العقائد [2] تصفیۃ العقائد [3] تصفیۃ القواعد

علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر بدترین حملہ ہے

(لطیفہ) کسی شخص نے یہی عبارتیں بغیر مصنف کے ذکر کئے مفتیان دیوبند سے ان کے متعلق فتویٰ پوچھا انہوں نے حکم دیا کہ ان عبارتوں کا مصنف گمراہ کافر ہے اور اس کا نکاح فاسد ہوا

(تجلی دیوبند مئی ۱۹۵۶ء) صفحہ ۳۱)

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک تمام انبیاء کرام ذرہ ناچیز سے کم درجہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ

"سب انبیا اور اولیاء اللہ تعالیٰ کے نزدیک (روبرو) ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۳)

بریلوی

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام علی نبینا و علیہم السلام کو بڑی شان بخشی ہے۔ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے

یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی عزت والے تھے۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی فرمایا۔ اور یہ دیوبندی ان حضرات کو ذرہ ناچیز سے بھی کمتر بتائیں کیا انہیں ایسے الفاظ بولتے ہوئے

کچھ خوف نہیں آتا۔ اور پھر تعجب یہ کہ ذرہ ناچیز سے کمتر کے فتوے سے تو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک ذرہ ناچیز کا شان تو اللہ تعالیٰ کے روبرو بہت بالا ہے۔ مگر انبیاء کرام کا ازحد کمتر ہے۔ ناظرین انصاف خود فرمائیں کہ ذرہ ناچیز کا شان زیادہ ہے یا حضرات انبیاء کرام کا۔ ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیوبندیوں سے بڑھ کر شان نبوت کا کوئی بھی گستاخ نہیں ہے۔

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک بس عذاب سے بچ جانا ہی نبیوں کے بارے میں بے غنیمت ہے اور رسولوں کا کمال سلامت رہنا عذاب الٰہی سے فقط (بلغۃ الحیران صـ۱۴۳)

بریلوی

خدا تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے کہ وَ اِنَّکَ لَتَھْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم "یعنی اے محبوب بے شک آپ صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرماتے والے ہیں۔

خدا تعالیٰ تو فرمائے کہ میرے حبیب رحمۃ للعالمین تمام کائنات کے ہادی ہیں اور دیوبندی ان کے لئے عذاب الٰہی سے بچ جانا ہی فضل سمجھیں۔ جن کی ایک نظر کرم سے ہزاروں لاکھوں گناہ گار جنت

پاگئے جن کی شفاعت کی ہر ادنیٰ اور اعلیٰ کو امید ہو۔ ان کی شان میں ایسے توہین آمیز الفاظ بولنا یہ دیوبندیت کا ہی کرشمہ ہے۔ اس سے تو معلوم ہوا کہ دیوبندیہ کے نزدیک نعوذ باللہ انبیاء کرام بھی عذاب کے مستحق ہیں۔ تب ہی تو بس عذاب سے بچ جانا ہی ان کے لئے کمال کہا جا رہا ہے۔

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک سب انبیاء بے حواس ہو گئے

"اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں"

(تقویۃ الایمان صـ۲۳)

بریلوی

اہلسنت کے نزدیک انبیاء کرام یا ملائکہ عظام پر خشیت و خوف الٰہی طاری ہونا حق ہے مگر انہیں بے حواس کہنا ان کی شان میں گستاخی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَ کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا یعنی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے حَقِیْقَۃً کلام فرمایا۔ اور دیوبندی کہیں کہ معاذ اللہ وہ بے حواس ہو جاتے ہیں تو پھر موسیٰ علیہ السلام نے یہ کیسے عرض کیا کہ رَبِّ اَرِنِیْ بے حواس

آدمی تو بات ہی نہیں کرسکتا۔ کیا دیوبندیوں نے کلام الٰہی کا انکار کر
کے اپنا بیان برباد نہیں کیا۔

الجواب

اور ستم ظریفی یہ کہ اپنے مولویوں کے متعلق تو ان کا یہ اعتقاد
کہ وہ خدا تعالیٰ سے بلا تکلف باتیں کرتے ہیں چنانچہ میاں اسمٰعیل
اپنے بزرگ سید احمد کی شان کے متعلق لکھتا ہے
"ایک روز اللہ تعالیٰ نے سید احمد کا دایاں ہاتھ اپنے قدرت
کے ہاتھ میں پکڑ لیا اور امور قدسیہ کی چیز جو بہت ہی اعلیٰ تھی،
سید صاحب کے سامنے کی اور فرمایا کہ تجھے یہ اور ایسی چیزیں دونگا
(صراط مستقیم ص۱۲۴)

(فائدہ) تو یہاں سید صاحب نہ تو رعب میں آئے اور نہ بے حواس
ہوئے۔ مگر انبیاء کرام کو دیوبندی بے حواس بتاتے ہیں۔ معلوم
ہوا کہ یہ لوگ حضرات انبیائے کرام کو اپنے مولویوں سے بھی
حقیر سمجھتے ہیں

دیوبندی

دیوبندیوں کے پیشوا تھانوی صاحب نبیوں کے برابر ہیں
ان (تھانوی صاحب کے مرید (دیوبندی) نے پرچہ پیش کیا اس

پر یہ لکھا تھا کہ میں سلام سے محروم رہا اور یہ بھی لکھا تھا کہ آپ کو
نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں۔
(مزید المجید (تھانوی ص۱۸) (اشرف المعمولات ص۵۰)

بریلوی

کسی کو نبیوں کے برابر سمجھنا گمراہی ہے۔

دیوبندی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں۔
(الصدق الرؤیا ص۲۵)
آپ کی شکل ایسی ہے جیسے ہمارے مولانا تھانوی کی
(الصدق الرؤیا ص۲۷)

بریلوی

حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎
وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی ؎
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

دیوبندی

حضرات انبیاء سے محبت کی ضرورت نہیں۔

"میں کم بخت کیا چیز ہوں کہ میں اس کا انتظار کروں کہ مجھ سے محبت ہو۔ خود حضرات انبیاء علیہم السلام سے بھی محبت طبعی کرنا فرض نہیں۔

(افاضات الیومیہ ج ۴ صفحہ ۵۶۴)

اس کے برعکس

اپنے پاس اعمال وغیرہ کا تو کچھ ذخیرہ نہیں۔ صرف بزرگوں کی دعا اور محبت ہی ہے اس کا ہر شخص کو اہتمام کرنا چاہئے

(افاضات الیومیہ ج ۴ صفحہ ۵۴۴)

بریلوی

غور کیجئے کہ نبی علیہ السلام سے محبت طبعی نہیں لیکن اپنے مولویوں سے نہ صرف محبت بلکہ اس کے لئے اہتمام ضروری ہے۔

دیوبندی

اکابر دیوبند کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امت

سے صرف علم میں ممتاز ہوتے ہیں۔ عملی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے لکھا ہے "انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں" (تحذیر الناس صفحہ ۵)

بریلوی

اہل سنت کے مذہب میں انبیاء علیہم السلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں۔ جو شخص انبیاء علیہم السلام کے اس امتیاز کا منکر ہے وہ شان نبوت میں تخفیف کا مرتکب ہے۔

دیوبندی

دیوبندی اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں۔ اسماعیل دہلوی لکھتا ہے۔

"ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان" (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۳)

بریلوی

انبیاء علیہم السلام کو بے خبر اور نادان کہنا بارگاہ نبوت میں سخت

دریدہ دہنی ہے۔ اور یہ کہنا بدترین جہالت اور گمراہی ہے۔

دیوبندی

حضور علیہ السلام کو اپنے خاتمہ کا علم نہیں تھا۔

"کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا
(تقویۃ الایمان ص۳۱)

بریلوی

حضور علیہ السلام نہ صرف تمام لوگوں کے انجام جانتے تھے بلکہ سب
بہشتیوں اور دوزخیوں کے اسماء پورے طور ایک کتاب میں درج کر چکے
تھے۔
(مشکوٰۃ شریف)

دیوبندی

حضور علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام کو گمراہ (طاغوت)
کہنا جائز ہے۔ طاغوت کا معنی کلما عبد من دون اللہ فھو الطاغوت
اس معنے بموجب طاغوت۔ جن۔ اولیاء اور ملائکہ و رسول کو بولنا جائز
ہوگا
(بلغۃ الحیران ص۴۳)

بریلوی

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اتقان میں فرماتے ہیں کہ

طاغوت شیطان کا خصوصی نام ہے اور اشرف علی تھانوی نے بوادر النوادر
ص۲۹۴ میں بھی طاغوت بمعنی شیطان لکھا ہے۔

اب اہل اسلام خود اندازہ فرمائیں کہ کیا انبیاء کرام کو طاغوت
کہنا جائز ہے یا نہیں۔

دیوبندی

نبی علیہ السلام گاؤں کے چودھری کی طرح ہیں (معاذ اللہ)
جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سو ان معنوں
میں ہر نبی اپنی امت کا سردار ہے
(تقویۃ الایمان ص۲۷)

بریلوی

نبی علیہ السلام کو گاؤں کے چودھری سے تشبیہ دینا سخت ترین
بے ادبی ہے۔

دیوبندی

نبی علیہ السلام ہمارے بڑے بھائی ہیں (معاذ اللہ)
وہ سب انسان بھائی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر
ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑائی دی۔ وہ بڑے بھائی اور ہم

چھوٹے (اور کہا) جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سواں میں بھی
اختصار کرو (تقویۃ الایمان اسماعیل ص۶۵)

بریلوی

حضور علیہ السلام کو بڑا بھائی کہنا صریح اور کھلی گستاخی ہے
اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں صرف ان کو نام سے پکارنے سے بھی روکا
ہے۔ اور ان کی تعریف و توصیف کے لئے کوئی پابندی نہیں
ہے

دیوبندی

حضور اور دیگر انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام چمار سے
بھی زیادہ ذلیل ہیں (معاذ اللہ)

"ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے
چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں" (تقویۃ الایمان ص۱۶)

بریلوی

انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت
بڑی شان رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے
فرمایا کان عند اللہ وجیھا وہ اللہ کے نزدیک بڑی شان والے
ہیں۔ اور حدیث میں اولیاء کرام کے بارے فرمایا گیا ہے

لو اقسم علی اللہ لابرہٗ اگر وہ کسی کام کے لئے قسم کھائیں کہ یہ ضرور
ہونا چاہیئے تو اسے اللہ تعالیٰ ضرور پورا کرتا ہے اور بخاری مسلم
شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ولی کی شان کے لئے ساتوں آسمانوں
اور زمین پر جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اعلان کراتا ہے

دیوبندی

ایک شخص نے مولانا محمد یعقوب سے اپنا کشف بیان کیا تھا
کہ مجھ کو مکشوف ہوا کہ میں اور جناب رسول مقبول مساوی درجہ میں ہیں
حالانکہ یہ ممتنع شرعی ہے کہ غیر نبی درجہ میں نبی کے برابر ہو جائے۔
اس لئے اس نے اپنا یہ کشف مولانا یعقوب صاحب سے عرض
کیا تو مولانا نے ارشاد فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض صفات
میں ہم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشترک ہیں
(الافاضات الیومیہ ج ، ص۲۶۲)

بریلوی

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام صفات بے نظیر بےمثیل
ہیں کوئی شخص کسی صفت میں حضور علیہ السلام کا شریک نہیں بن سکتا ہے۔

دیوبندی

ایک صاحب نمودار ہوئے کہ دونوں ساقین نصف نصف

کے قریب کھلی ہوئی ہیں۔ معاً نمودار ہونے کے میرے دل میں از خود خیال آیا کہ یہ حضور اقدس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کے قدمین شریفین کو بوسہ دوں اور پھر ایسا موقعہ میسّر نہ ہوگا۔ میں نے اسی وقت ہاتھ سے جھاڑو رکھ کر فوراً آپ کے قدمین شریفین کو بوسہ دیا اور صلوٰۃ وسلام آپ پر پڑھا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو زانو بیٹھے ہوئے تھے اور یہ معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت مولانا اشرف علی ہیں۔

(ص۱۵)

بریلوی

حضور علیہ السلام کی مانند خواب میں یا بیداری میں کسی کو سمجھنا بے دینی ہے۔

دیوبندی

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام گویا کسی شہر میں جامع مسجد کے قریب ایک مقبرہ میں تشریف فرما ہیں اور متصل ایک دوسرے کمرے میں کتب خانہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتب خانہ سے ایک مجلد کتاب اٹھائی جس میں دو کتابیں تھیں۔ ایک کتاب کے ساتھ دوسری

کتاب تھی۔ وہ خطبات جمعہ کا مجموعہ تھا اس مجموعہ خطبہ میں وہ خطبہ نظر انور سے گذرا جو مولانا حسین احمد مدنی مدظلہٗ خطبۂ جمعہ میں پڑھا کرتے ہیں۔ نمازیوں نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت خلیل اللہ سے سفارش کرو، کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمائیں۔ فقیر نے جرأت کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ نے مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا۔ مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز پڑھائی۔ حضرت خلیل اللہ نے مولانا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ فقیر بھی مقتدیوں میں شامل تھا

(شیخ الاسلام نمبر روزنامہ الجمعیت دہلی بند ص۱۶۴)

بریلوی

انبیاء کرام علی انبینا و علیہم السلام کسی کے مقتدی نہیں ہوتے ہم سب کے وہ مقتدا ہیں جو شخص بھی کسی نبی علیہ السلام کو یا اپنے بڑے سے بڑا مولوی یا پیر کیوں نہ ہو مقتدا بتائے وہ گمراہ ہے بلکہ نبی کے ہوتے امتی کی نماز ہوتی ہی نہیں۔ اس پر فقیر اویسی غفرلہ نے اپنے رسالے "نشر الجوائز" میں تحقیق لکھی ہے ایسا لکھنے سے دیوبندیوں کو شرم تک محسوس نہ ہوئی بلکہ فخریہ لکھ رہے ہیں کہ ایک ملاں کے پیچھے نبی اور وہ بھی خلیل علیہ السلام نے نماز اور وہ بھی جمعہ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر ایک الزام گھڑا تھا جس کا نہ سر نہ پاؤں لیکن اس الزام تراشی کی سزا انہیں خوب ملی کہ ایک نبی علیہ السلام کو اپنا مقتدی ثابت کر دیا۔

دیوبندی

دیوبندیوں کا درود۔ اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی وہی واقعہ جو گذرا ہے۔ مولوی اشرف علی کو مرید نے لکھا کہ جب منہ سے لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ تو پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی

(الامداد ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)

اس کا جواب بھی مولوی صاحب نے وہی دیا جو کلمہ کے بارہ میں نقل ہوا بعینہ واقعہ ہے۔ اس کلمہ و درود پر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے مولوی اشرف علی کو جرأت کے اظہار کے لئے کہا تو برأت سے صرف انکار ہی نہیں۔ بلکہ ناراض ہوا دیکھو کتاب اشرف المعمولات ص۱۷)

دیوبندی اپنے اس عیب کو چھپانے کے لیئے عوام کے سامنے کسی نامعلوم شخص کی یہ عبارت لکھ دی کہ بریلوی حضرات کا درود

اللھم صل سلم علی محمد و سیدنا و ھادینا و مرشدنا و الہٰ و صنا حافظ سید جماعت علی شاہ اور حوالہ دیا اپنے مولوی کی کتاب کا سچ ہے "ملاں چور بانگا گواہ" اگرچہ دیوبندیوں نے اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن تاہم جواب عالمانہ اور مدلل سنیئے اور کان دھرائیے۔

(۱) صحابہ کرام نے عرض کی "کیف نسلم علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد و علی آل محمد الخ (بخاری و مسلم)

(۲) صحابہ نے عرض کی "کیف نسلم علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم صلی علی محمد و ازواجہ و ذریتہ

(بخاری و مسلم)

یعنی صحابہ نے عرض کی آپ پر صلوٰۃ و سلام کیسے عرض کریں۔ آپ نے فرمایا کہو " اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد الخ

اب دیوبندیوں سے پوچھو کہ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قدس سرہٗ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں یا نہیں اگر نہیں ہیں تو ثبوت دو۔ اگر ہیں تو اعتراض کیسا۔

(۳) التحیات میں روزانہ پڑھتے ہو السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین التحیات کے اندر سلام صالحین پر پڑھا جا رہا ہے اور تمام مسلمانوں پر (۴) دراصل دیوبندی اتنا جاہل ہیں کہ انہیں مسائل سے بے خبری

ہے ورنہ تمام محدثین و فقہا کا متفقہ فیصلہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر شریف کے بعد غیر نبی کا نام لینا جائز ہے جیسا کہ ہم روزانہ نماز میں پڑھا کرتے ہیں۔

(۵) جہالت کی انتہا نہیں رہی کہ اور کتابوں کا مطالعہ نصیب نہیں تو کم از کم اصول الشاشی درس نظامی کی ابتدائی کتاب کو دیکھ لیا ہوتا کہ اس کے خطبے میں ہے الصلوٰۃ علی النبی واصحابہ والسلام علی ابی حنیفۃ واحبابہ۔ لیکن جب خدا عقل لیتا ہے تو حماقت آ ہی جاتی ہے۔ اسی مسئلہ کے تحت اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر شریف کے بعد سلام میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا نام لیا گیا تو کونسی خرابی لازم آگئی

(۶) اپنا گھر سنبھالئے کہ "اشرف علی" کے درود میں پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف نہیں' بلا واسطہ پڑھا گیا ہے جس کی وجہ سے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اشرف علی کو جھنجوڑا لیکن نہ مانا (اشرف المعمولات ص۱۴)

(۷) ابھی تمہاری کتاب " رشید ابن رشید" پر صلی اللہ علی (امیر المومنین یزید" جلی قلم سے لکھا ہوا موجود ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ تمہیں یزید سے محبت ہے اور ہمیں اہل بیت سے

؎

نصیب اپنا اپنا قسمت اپنی اپنی

بریلوی

اہلسنت والجماعت کا درود یہ ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلِ سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک مدینہ عالیہ اور تھانہ بھون میں مناسبت مثلی ہے

جیسا کہ مدینہ شریف میں رہ کر میل کچیل والا نہیں رہ سکتا۔ خدا کا شکر ہے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ایسا ویسا یہاں بھی نہیں رہ سکتا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی ج ۴ ص۲۷)

بریلوی

پہلے تو تھانوی صاحب نے رسول اللہ بننے کا دعوےٰ کیا اور پھر مدینہ عالیہ اور اپنے تھانہ بھون کو برابر قرار دیا اور تھانہ بھون کے متعلق وہ خود لکھتا ہے۔ کہ یہاں سب بے حیا ہی رہتے ہیں۔ (دیکھو افاضات الیومیہ ج ۳ ص۲۶۵) معاذ اللہ اس کے نزدیک مدینہ شریف بھی ایسا ہی ہے۔

۷۰

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گنبد گرانا واجب ہے۔

"ہمارے معزز دوست نواب جمشید علی خان نے بھی یہ سوال لکھ کر بھیجا کہ حدیث میں قبر پر عمارت بنانے کی ممانعت تو معلوم ہے تو کیا اس حدیث کی رُد سے حضور کے گنبد شریف کا شہید کر دینا بھی واجب ہے، چونکہ واقعی بنا علی القبور کی حدیث میں مخالفت ہے اس لئے اول تو میں متحیر ہوا۔ بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جو ہوتی تو ہیں واقعی لیکن ان کا تذکرہ بدنما اور بے ادبی و بدتہذیبی ہوتا ہے الخ (افاضات الیومیہ ص۱۱-۱۹۱)

بریلوی

تھانوی صاحب کے ہم عقیدہ دیوبندی دوست نواب جمشید علی خان نے صاف فتویٰ ہی جڑ دیا (معاذ اللہ) روضہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گرانا واجب ہے۔ اور تھانوی صاحب بھی اس کو واقعی تو سمجھتے ہیں۔ یعنی ہے تو اس کا گرانا واجب ہی۔ مگر اس کا تذکرہ بدنما ہے کیونکہ اس سے خطرہ ہے کہ کہیں مسلمان لوگ دیوبندیوں سے بدظن ہو کر چندے۔ عطیے نذرانے بند نہ کر دیں۔

۷۱

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ غلطی بھی ہو سکتی ہے

"ایک واقعہ کی تحقیق کی غلطی ہے جو علم و فضل یا ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے۔

(بوادر النوادر تھانوی ص۱۹۷)

اسی طرح مودودی نے کہا "کبھی کبھی اقتضائے بشریت کی بناء پر جب کبھی آپ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوئی

(تفہیمات مودودی ص۲۴۹ مطبوعہ پٹھانکوٹ)

لیکن دیوبندیوں کے ساتھ غلطی جمع نہیں ہو سکتی

"حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یا دوسرے عارفین کے ذہن میں مقاصد پہلے آتے ہیں اور مقدمات کی غلطی کا اثر مقاصد میں نہیں پہنچتا۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص۳۲۱)

بریلوی

تو معاذ اللہ جو کمال دیوبندیوں کے پیر کو حاصل تھا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یکسر محروم تھے۔

دیوبندی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کی بے وقعتی ،

ایک صاحب کی لڑکی کا رشتہ ہو رہا ہے۔ لڑکے والوں نے ان کو لکھا ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ شادی میں جلدی کرو تو آپ کی مصلحت حضور کی مصلحت سے بڑھی ہوئی ہے۔ اب وہ بچارے لڑکی والے لکھتے ہیں کہ اس وقت شادی نہ کرنا حضور کے حکم کے خلاف تو نہ ہوگا۔ میں نے جواب میں لکھا ہے کہ ایسے امور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیداری کے ارشادات بھی محض مشورہ ہوتے تھے جن پر عمل کرنے میں انسان خود مختار ہوتا تھا

(افاضات الیومیہ تھانوی ج ۴ صـ۲۹۸)

بریلوی

اس عبارت سے تھانوی صاحب سے چکڑالویت کی بو آ رہی ہے۔

دیوبندی

حضور کے دیوبندیوں کے ایک خود ساختہ نرالا درود۔

"یارسول اللہ واہ واہ! تو نے اپنے اللہ کے حکم کی تعمیل کی ہے

(بلغۃ الحیران صـ۲۲۶)

بریلوی

دیوبندیوں کو چاہیے کہ جلسوں میں بھی یہی درود شریف پڑھا کریں۔ مگر "یا" اس میں بھی موجود ہے۔

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہذیب، اخلاق سے بے خبر تھے۔

"اخلاق محاسن کے تین جزء ہیں، تہذیب، اخلاق، تدبیر منزل سیاست تمدن، ان تینوں سے آپ قطعاً" واصلاً بے خبر تھے، جب آپ کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کتاب الٰہی کیا چیز ہے اور ایمان کیا چیز ہے، تو اور محاسن سے آپ کو کیونکر آگاہی ہو سکتی ہے۔

(تاریخ اعیان وہابیہ، مختصر سیرت نبویہ عبدالشکور کاکوروی صـ۲۲)

بریلوی

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کنت نبیا و آدم بین الماء والطین

یعنی حضرت آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی میں ہی تھے کہ میں مقام نبوت پر فائز ہو چکا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچپن میں ہی فرماتے ہیں جعلنی نبیا و جعلنی مبارکاً، حضرت عیسیٰ علیہ السلام

تو پیدا ہوتے ہی مبارک کا فرما کر اپنی تکمیل اخلاق وتہذیب کا اعلان فرمائیں۔ مگر سید الرسل حضور علیہ السلام کے متعلق دیوبندیہ کا یہ ناپاک نظریہ کہ معاذ اللہ چالیس سال کی عمر شریف تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہذیب اخلاق اور ایمان وتمام شرعی واخلاقی خوبیوں سے قطعاً غافل وبے خبر رہے۔ اس سے بڑھ کر تاجدار نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کیا گستاخی ہو سکتی ہے۔

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک جادوگر، حضرات انبیائے کرام علیہم السلام سے بھی زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔

"بسیار چیز است کہ ظہور آں از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمردہ می شود، حالانکہ امثال ہماں افعال بلکہ اقوای واکمل از اں از ارباب سحر واصحاب طلسم ممکن الوقوع باشد"

(فتاوی رشیدیہ ج ۳ ص ۲۵)

بریلوی

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے خرق معجزات منجانب اللہ ہوتے ہیں۔ اور جادوگروں کا بھان متی سراسر فریب ہوتا ہے اور فریب کسی طرح بھی معجزہ سے اقوی واکمل نہیں ہوتا اور ساحرین

فرعون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں شکست کھانا اس پر واضح دلیل ہے۔ مگر دیوبندیوں کا چونکہ نبوت پر ایمان نہیں اور سب کو ایک ہی جیسا سمجھتے ہیں اور سب کو بشر مثل خود سمجھتے ہیں تو پھر جادوگروں کو بھی نبیوں سے بڑھانے میں کیا خوف خدا کرینگے۔

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک روضۂ مصطفےٰ کی زیارت کو جاتے ہوئے ضرور ہی بدمعاشی کرنا چاہیئے

"اور اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کرکے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس کے گھر کی زیارت کو جاتے ہیں۔ اور راستے میں اس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا وہاں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اور ایسی باتیں کریں تو ان پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۱-۱۲)

دیوبندیوں کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی نبی، ولی کے دربار کو جاتے ہوئے راستہ میں نامعقول باتیں یعنی بدمعاشی نہ کرے وہ مشرک ہو جاتا ہے تو دیوبندی صاحبان مدینہ شریف کو جاتے ہوئے ضرور بدمعاشی کرتے ہوں گے ورنہ ان کو مشرک ہونے کا خطرہ ہے تو گویا دیوبندی حضرات اپنا خاص نامعقول

سلسلہ کسی جگہ بھی بند نہیں کرتے۔

بریلوی

روضہ شریف کو جاتے وقت جتنا ادب کیا جائے تھوڑا ہے۔

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بے حواس ہو گئے۔

"سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔"

(تقویۃ الایمان ص۶۴)

بریلوی

خدا تعالیٰ جل شانہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الی عبدہٖ ما اوحیٰ

یعنی شب معراج جب خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب سے بلاواسطہ کلام فرمایا تو آپ کی آنکھ بھی نہ جھپکی بارگاہ الٰہی میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عزت و رفعت ہو مگر دیوبندی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی کے مقابلہ

میں بے حواس کہیں۔ کوئی بدبخت اس سے بڑھ کر شانِ رسالت کی اور کیا ہتک کر سکتا ہے۔ جس محبوب نے لاکھوں بے حواسوں کو اپنی ایک نظر رحمت سے ظاہری و باطنی حواس سے مالا مال فرما کر جلال و جمال کے مقامات سے آشنا فرما دیا۔ اس محبوب کو بے حواس کہنا کس درجہ دیوبندیوں کی بد اعتقادی اور خیانت کا مظاہرہ ہے۔

دیوبندی

حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ ہی جیسے نبی پیدا ہو سکتے ہیں۔

۱۔ "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کُن سے چاہے تو کروڑوں نبی، ولی، جن و فرشتوں، جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے" (تقویۃ الایمان ص۳۵)

۲۔ "پس وجود مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل باشد تحت قدرت الٰہیہ وہو المطلوب" (یکروزی مصنفہ مولوی اسماعیل ص۱۳۸)

دیوبندی اور مرزائی ایک ہیں

جس طرح دیوبندیوں اور مرزائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور کی مثل نبی پیدا ہو سکتے ہیں اسی طرح دیوبندیوں

کے ہم استاد مرزائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے چنانچہ مرزا ثانی لکھتا ہے
"اس قسم کے نبیوں کی آمد سے آپ کے آخرالانبیاء ہونے میں کسی طرح
فرق نہیں آتا" (دعوۃ الامیر صـ۳۸)

لیکن دیوبندی مرزائیوں سے دو قدم آگے

مگر دیوبندیوں کی بداعتقادی تو مرزائیوں سے بھی زیادہ خطرناک
ہے، کیونکہ مرزائی حضور کے بعد جن نبیوں کی آمد مانتے ہیں۔ ان
کو حضور کا برابر نہیں کہتے بلکہ آپ کا تابع و خادم مانتے ہیں
مرزا صاحب لکھتے ہیں"

"اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور سے
محمدیت کی چادر پہنائی گئی، کیونکہ خادم اپنا مخدوم سے جدا نہیں الخ
(کشتی نوح صـ۳۴)

حالانکہ ہمارے نزدیک مرزائیہ کا یہ نظریہ بھی سراسر باطل اور
کفر ہے۔ مگر دیوبندی تو حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
آپ کے بالکل برابر نبی پیدا ہونے کے بھی قائل ہوگئے یہ ہے وہ
تقویۃ الایمان جس کو گنگوہی صاحب اپنے فتوے میں ہر دیوبندی کا ایمان
بتاتے ہیں۔

بریلوی

اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین

ہیں اگر بقول دیوبندیہ آپ کے بعد آپ کے برابر کوئی نبی پیدا
ہو سکے گا۔ تو وہ بھی خاتم النبیین ہی ہوگا۔ ورنہ برابری کا دعوے
غلط ہو جائے گا۔ اور جب وہ خاتم النبیین ہوگا تو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم خاتم النبیین نہ رہیں گے۔ نیز قرآن مجید کا جھوٹا ہونا بھی
لازم آئے گا۔ اور چونکہ حضور خاتم النبیین ہیں۔ لہذا آپ کے بعد
کسی نبی کا پیدا ہونا محال بالذات ہے اور تمام امت محمدیہ کا
یہ عقیدہ ہے کہ "المحال لا یدخل تحت القدرۃ" (مسائرہ مع مسامرہ صـ۱۸)
یعنی محال چیزیں قدرت الٰہیہ کے تحت داخل نہیں مگر افسوس کہ دیوبندیوں
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل نبی کو داخل قدرت الٰہیہ
شمار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک دوسرے خاتم النبیین کا
امکان مان لیا۔

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دیوبندی بزرگوں
کے پیچھے بیٹھے ہیں۔

"انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب
ہیں۔ پھر باجی سے سن کر میاں نے بھی یہی کہا۔ پھر دریافت فرمایا کہ
حاجی صاحب کے پیچھے کون ہے؟ باجی نے فرمایا حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں الخ معاذ اللہ!

(اصدق الرویا تھانوی ج ۲ صـ۲۶)

بریلوی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ذات بابرکات ہے کہ معراج کی شب بیت المقدس میں جمیع انبیائے کرام علیہم السلام رونق افروز ہیں۔ مگر جب جماعت کا وقت آتا ہے اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے برگزیدہ نبی بھی جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہونے کو آپ کی بے ادبی تصور فرماتے ہیں اور کوئی بھی نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے امام ہونے کے لئے تشریف نہیں لاتا اور پھر یہی ذات بابرکات جو امام اولین و آخرین و امام الانبیا ہیں سب کے امام بن کر مصلے پر جلوہ افروز ہوتے ہیں ؎

دراں مسجد امام انبیاء شد　　صف پیشیناں را پیشوا شد

تو اس ذات پر انوار کے متعلق امت دیوبندیہ کی باجی صاحبہ کا یہ کہنا اور تھانوی صاحب کا اس کو فخریہ طور پر اصدق الرؤیہ یعنی بہت ہی سچا خواب شمار کرکے شائع کرنا کہ حضور کریم دیوبندیوں کی پیٹھ کے پیچھے بیٹھتے ہیں اور دیوبندی حضور علیہ السلام کو پیٹھ کرکے بیٹھنا فخر سمجھتے ہیں یہ کس قدر اس نام نہاد حکیم الامت نے بارگاہ نبوت میں گستاخانہ جرأت کی ہے۔

ہمارے عقیدے میں تو یہ جھوٹ گھڑا گیا ہے اور دیوبند کی باجی نے کذب بیانی کی ہے۔ (یہ باجی مولوی اشرف علی کی بوڑھی بیوی تھی)

دیوبندی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دیوبندیوں کے پیروں کے باورچی ہیں۔

"نیز دیکھا کہ زوجہ شیخ فدا حسین والدہ حافظ احمد حسین مہاجر وامین حجاج مقیم مکہ زادہا اللہ شرفا وکرامۃ برائے حضرت ایشاں اپنے مکان میں کھانا پکا رہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مرحومہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تو اٹھ تاکہ میں مہمانان امداد اللہ کے واسطے کھانا پکاؤں۔　معاذ اللہ

(شمائم امدادیہ مرتبہ اشرف علی وغیرہ ص۲۶)

بریلوی

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ذات بابرکات ہے کہ تمام کائنات جن کی خادم کہلاتے اور آپ کی ہی غلامی کو ہر مخلوق اپنا فخر سمجھے خود خدا تعالیٰ آپ کی مہمانی فرمائے اور حضور ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی کا ارشاد فرما دیں محبوب خدا کی پاک ذات کے متعلق دیوبندیوں کا یہ عقیدہ کہ معاذ اللہ آپ دیوبندیوں کے باورچی بنے اور دیوبندیوں کی روٹیاں پکاتے رہے۔

دیوبندی

دیوبندیوں کے نزدیک تمام انبیائے کرام اور حضور علیہ السلام بھی چور ہیں "جو چور کا حمایتی بن کر اس کی سفارش کرتا ہے۔ تو

دیوبندی

حضور علیہ السلام کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں تھا
"اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا
بھی علم نہیں" (براہین قاطعہ ص۵۱)

بریلوی

حضور علیہ السلام از عرش تا فرش ایسے دیکھتے تھے جیسے ہاتھ
کی ہتھیلی اور وہ حدیث جو شیخ عبدالحق کی طرف منسوب کی
جاتی ہے اسے خود شاہ صاحب آگے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع
ہے۔ (مدارج النبوت)

دیوبندی

اہانت و گستاخی کردن جناب انبیاء علیہم السلام کفر است
و اگر با تاویلے و توجیہے گوید کافر نہ شود
(امداد الفتاوی ج ۴ ص۱۲۶ از اشرف علی تھانوی)
یعنی انبیاء علیہم السلام کی گستاخی کر کے پھر تاویل کر لینا جائز
ہے اس سے کفر لازم نہیں آتا۔

بریلوی

سادات انبیاء علیہم السلام کی توہین اور گستاخی کھلا کفر ہے
اگرچہ اس میں تاویل بھی کرے تب بھی کفر سے نہیں بچ سکتا اسی
لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لاتقولوا راعنا و قولوا انظرنا واسمعوا
وللکفرین عذاب الیم - خود تھانوی دوسرے مقام پر لکھتا ہے
ضروریات دین میں تاویل دافع کفر نہیں (افاضات یومیہ ج ۴ ص۶)
اور تھانوی کا چیلہ مرتضیٰ الحسن در بھنگوی ناظم دارالعلوم دیوبند
لکھتا ہے کہ جو شخص کسی ضروری دین کا انکار کرے چاہے تاویل کرے
یا نہ کرے مرتد ہے جو اسے کافر یا مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے الخ
(اشد العذاب ص۱۶)

(ف) در اصل دیوبندیوں کے نزدیک عزت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و
سلم کوئی ضروری بات ہے۔ اسی لئے کہ یہ قواعد لکھتے ہیں لیکن اپنے اکابر
کی کفریہ عبارات میں تاویلیں گھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔

دیوبندی

(دیوبندیوں کی صحابہ و اہلبیت سے دشمنی کا ثبوت)

صحابہ کرام کو کافر کہنے والا بھی اہلسنت کے مسلک میں داخل ہے چنانچہ ملاحظہ ہو

(سوال) صحابہ پر طعن، مردود، کہنے والا اہل سنت والجماعت سے خارج ہوگا یا نہ۔

(جواب) وہ اپنے کبیرہ کے سبب سنت والجماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ا ص۱۴۱)

بریلوی

جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان میں گستاخی کرے۔ اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتقدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ آئمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلق کافر ہے
(رد الرفضہ شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ)

دیوبندی

حضرت صدیق و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی شکل میں شیطان

"اگر صحابہ میں سے کسی کو خواب میں دیکھے۔ مثلاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان حضرات کی صورت میں شیطان آسکتا ہے (الافاضات الیومیہ ص ۱۱۸۲/۱۲۰)

بریلوی

حضرت عمر کے سایہ سے شیطان بھاگتا تھا اور پھر خواب میں ان کی شکل

اختیار کرکے کس طرح آسکتا ہے۔

دیوبندی

مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے تخیلات

"نیز ایک خواب دیکھی تھی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں (افاضات الیومیہ)

بریلوی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وازواجہٗ امہاتہم آپ کی ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں اور ماں سے نکاح کا تصور اسی دماغ سے پیدا ہوسکتا ہے جس کو ماں کی قدر معلوم نہ ہو۔

دیوبندی

پرسوں شب میں نے گھر ہی ایک عجیب خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں جناب (اشرف علی تھانوی) کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں۔ یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں انہوں نے دریافت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھوں گی۔
انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا ضرور اتنے میں کسی نے کہا یہ عائشہ صدیقہ ہیں اب بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف

دیکھ رہی ہیں کہ صورت و شکل وضع و لباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے
یہ حضرت عائشہ کیسے ہو گئیں (حکیم الامت مصنفہ عبدالماجد دریا آبادی)
اس خواب کو سن کر اشرف علی صاحب بڑے خوش ہو کر شرعی فیصلہ
فرماتے ہیں کہ بعض اوصاف میں میری نئی بیوی حضرت عائشہ کی وارث ہے

بریلوی

کہاں مولوی صاحب کی بیوی اور کہاں ام المومنین سیدنا مائی
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا لیکن قدر شناسی اور بات ہے۔

دیوبندی

اس کے علاوہ اور ملاحظہ ہو
"ایک صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ
آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا میرا ذہن معاً اس طرف منتقل
ہوا کہ کم سن عورت ہاتھ آئے گی (رسالہ الامداد ماہ صفر)

بریلوی

غیرت کی انتہا نہیں رہی کہ خواب میں ماں سے نکاح ہو رہا ہے
اب کوئی شخص اخبار میں اعلان کر کے دکھلائے کہ میں نے کسی صدر یا
گورنر کی ماں سے خواب میں نکاح کیا ہے، پتہ تو چل جائے۔ لیکن

افسوس کہ غیرت ایمانی نہیں رہی۔

دیوبندی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عداوت اور یزید سے محبت۔

۱۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس شادی (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے ناخوش تھیں (رشید ابن رشید ص ۱۰)

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رشتہ مجبوری سے کیا تھا۔ (رشید ابن رشید ص ۱۰)

۳۔ سیدنا علی (رضی اللہ عنہ) کی خلافت کے حامی صرف چار شخص تھے (رشید ابن رشید ص ۱۱)

۴۔ ان کی (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پنج سالہ میں آپس کی خانہ جنگیوں سے ساڑھے پچاسی ہزار نیک ترین انسانوں کو بیدریغ بے دردی سے مولی گاجر کی طرح کاٹ دیا گیا (رشید ابن رشید ص ۱۲۲)

۵۔ سیدنا علی امام برحق نہ تھے (رشید ابن رشید ص ۲۶)

۶۔ جس مجمع میں مسئلہ ولیعہدی کا انتخاب طے پایا۔ اس میں سب صحابہ موجود تھے۔ (رشید ابن رشید ص)

۷۔ تمام اسلامی دنیا نے متفقہ طور پر امیر یزید کی بیعت کر کے ثابت کر دیا تھا کہ امت مسلمہ امیر المومنین یزید کی خلافت پر خوش ہے۔ (رشید ابن رشید ص ۹)

۸۔ امیرالمومنین یزید کا عہد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے خونریز عہد کے مقابلہ میں پر امن تھا (رشید ابن رشید ص ۱۱۹)۔

۹۔ اور امیر یزید کے دورِ حکومت نے بھی اسلام کا بول بالا کیا بلکہ اس چوبیس سالہ غیر مغلوب دور میں اسلام کی سربلندی کے علاوہ مسلمان آبادی تو قبول و عروج پر پہنچے (رشید ابن رشید ص ۵۶)

۱۰۔ امیرالمومنین یزید کا خلیفہ ہونا ضروری تھا (ص ۱۲)

دیوبندیوں کے یزید سے محبت کے عجیب کرشمے

۱۔ مولوی ابو الوحید غلام محمد فاضل دیوبند فرماتے ہیں کہ "مجھے اپنے والد کے متعلق تو اتنا یقین نہیں کہ وہ ضرور ہی بہشتی ہیں لیکن حضرت یزید رضی اللہ عنہ کے متعلق میرا ایمان ہے کہ ضرور وہ بہشتی ہیں

(رشید ابن رشید ص ۳۴۱)

۲۔ مولوی شمس الحق[1] افغانی دیوبندی لکھتے ہیں کہ یزید ہماری ہر نماز کے اس قول اللّٰھم اغفر للمومنین والمومنات میں داخل ہے

(رشید ابن رشید ص ۳۴۱)

---

[1] مولوی عبدالحی لکھنوی نے اپنے فتاوی ج ۳ ص ۴ میں لکھا کہ اسلم آنست کہ آں شقی را بمغفرت و ترحم ہرگز یاد نباید کرد ۱۲ مولوی افغانی نیا مجتہد جو ہے اسی لئے اسلاف سے روگردان ہو کر یزید کے لئے نیا فتویٰ دے دیا ہے ۱۲

(فقیر اویسی غفرلہ)

۳۔ یزید اس وقت کے تمام لوگوں سے علم و حلم و رائے میں افضل تھے

(رشید ابن رشید ص ۹۳)

۴۔ امیرالمومنین یزید کا خلیفہ ہونا ضروری تھا (رشید ابن رشید ص ۹۲)

۵۔ مسلمانوں کی بہتری اور رفاہیت امیر یزید کو خلیفہ بنانے ہی میں تھا۔

(رشید ابن رشید ص ۹۳)

۶۔ امیرالمومنین یزید کی امارت اللہ تعالیٰ کا انعام تھا۔

(رشید ابن رشید ص ۵۷)

۷۔ امیرالمومنین سیدنا یزید مجاہد اور سیدا لتقی جنتی ہیں

(رشید ابن رشید ص ۱۴۶)

۸۔ علاوہ ازیں بے شمار خرافات اس کتاب میں درج ہیں اور کتاب لکھنے والا تو غیر معروف آدمی ہے۔ لیکن اس کتاب میں ۴۲ علماء دیوبند اور اہل حدیث۔ مودودی کے دستخط اور تصدیق موجود ہے۔

دیوبندیوں کی حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دشمنی

۱۔ مولوی حسین علی واں بھچروی تلمیذ رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب بلغۃ الحیران ص ۳۹۹ میں آفمن یمشی مکبا کے تحت حضرت امام حسین علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے بکا ہے ؎

کور کورانہ مرو اندر بلا تا نیفتی چو حسین اندر بلا

یعنی اے اندھے اندھوں کی طرح کربلا میں نہ جانا کہ تو حسین کی طرح بلا میں نہ پڑ جائے۔ کیونکہ وہ اندھا دھند کربلا کی طرف چلا تھا۔ ملاں جی! اگر یہی سنیت کا معنی ہے تو ہم ایسی سنیت سے بیزار ہیں۔ سنیت تو محبت حسین ہے نہ کہ بغض حسین اور تم دیوبندیوں کو تو ان سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ پیج ۳/۱۱۳ میں مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ملاحظہ کیجئے۔

سوال۔ محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا معہ اشعار بروایات صحیحہ یا بعض ضعیفہ، سبیل لگانا، چندہ دینا، اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو، یا سبیل لگانا، شربت یا دودھ پلانا یا چندہ دینا سب نادرست تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں (فقط رشید احمد)

چونکہ امام حسین کا نام آ گیا۔ اس لئے ملا جی سیخ پا ہو گئے۔ اور شربت دودھ وغیرہ سب پر حرمت کی مشین چلا دی۔ یہاں تو شربت اور دودھ وغیرہ کو حرام لکھا ذرا آگے چل کر اسی کتاب کے صفحہ ۳/۱۱۴ میں لکھتے ہیں

سوال:۔ ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں۔ سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پینا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔

مسلمانو! یہ ہیں دیوبندیوں کے پیر گنگوہی جی۔ ہندوؤں کی پیاؤ کے

پانی کو جائز اور امام حسین علیہ السلام کی سبیل کو حرام کہنے والے کیوں نہ کہیں آخر ہندوؤں کے دامن سے ان کی امیدیں وابستہ ہیں اور پھر جس کا تمام عمر نمک کھاتے رہے پانی بھی اس کا پئیں گے۔

۳۔ سیدنا حسین مکہ معظمہ میں چار مہینے تک خروج کرنے (یعنی حکومت کا تختہ الٹنے) کی تیاریاں کر رہے تھے (رشید ابن رشید صفحہ ۲۳)

۴۔ امیر المومنین حاکم مدینہ سے دوسرے روز بیعت کرنے یا لوگوں کے سامنے بلانے کا وعدہ کر کے اس رات کو مدینہ منورہ سے امیر المومنین یزید کے خلاف خروج کر کے مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے تھے۔

(رشید ابن رشید صفحہ ۱۸۱)

۵۔ امیر المومنین یزید کی مخالفت کے لئے سیدنا حسین، سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات کے منتظر تھے (رشید ابن رشید صفحہ ۱۸۵)

۶۔ آپ کا بیعت سے انکار کر کے مکہ مکرمہ چلے جانا۔ حقیقت میں امیر المومنین یزید کے خلاف خروج ہی کا پہلا قدم تھا

(رشید ابن رشید صفحہ ۱۸۶)

۷۔ سیدنا حسین کا مقصد صرف حصول خلافت تھا

(رشید ابن رشید صفحہ ۱۹۲)

۸۔ سیدنا حسن پر زور دیتے ہیں کہ سیدنا معاویہ سے صلح کے بجائے جنگ کی جائے تاکہ حکومت ہمارے گھر سے نہ جائے (صفحہ ۲۰۶)

۹۔ سیدنا حسین فرماتے ہیں کہ اگر مسلمانوں میں تفرقہ پڑتا ہے۔ تو

پڑنے دو میں اپنے ارادے سے باز نہ آؤں گا (ص۲۲۵)

مختصر روئداد مذکورہ سے دیوبندیوں کی صحابہ دشمنی اور یزیدی ٹولہ ہونے کی کھلی دلیل ہے جس سے کسی اہل انصاف کو انکار نہیں ہے

دیوبندی

دیوبندیوں کے شرعی مسائل

"دیسی کالا کوا کھانا ثواب ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۳۰ ج۲)

بریلوی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ کوے کو کون کھاتا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو بدکار فرمایا ہے خدا کی قسم یہ کوا پاک چیز نہیں (ابن ماجہ)

دراصل بات یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کو کوا بہت مرغوب ہے۔

(رامائن مصنفہ تلسی داس ص۷۶)

اس لئے دیوبندی صاحبان بھی بڑے مزے سے کھاتے ہیں۔ سچ ہے کہ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز۔ کبوتر با کبوتر باز با باز

(نوٹ) پکالاڑاں کے علاقے میں کورائی بلوچ اور کبیر والہ و دیگر مختلف علاقہ کے وہابی بڑے مزے سے کوا بھون کر کھا گئے۔ اور شکریہ میں دعوتیں دیکر کوے کے حلال ہونے کا جشن منایا گیا دیکھو اخبارات نوائے وقت "مشرق" امروز وغیرہ۔

دیوبندی

ہندوؤں کی پوریاں حلال جو کہ ہولی یا دیوالی کے موقعہ پر دی جائیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ملخصاً ج ۲ ص۱۲۳)

بریلوی

مجوسیوں، نیروز کے ہدیئے لینا کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر)

دیوبندی

گیارہویں، محرم میں کھچڑا اور نیاز بی بی فاطمہ اور شیرینی۔ میلاد سب حرام، (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص۱۵۳)

بریلوی

یہ اشیاء ایصال ثواب ہیں اور ایصال ثواب احادیث سے ثابت ہے۔ فلہذا جائز ہیں۔ تحقیق انوار ساطعہ وغیرہ میں ہے۔

دیوبندی

ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں۔ سودی روپیہ صرف کرکے اس کا پینا جائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص۱۱۳)

بریلوی

ہندو کی اشیاء خصوصاً سود سے بالکل ناجائز ہیں۔

دیوبندی

محرم میں سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت دینا یا دودھ پلانا۔ سب حرام ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۱۳)

بریلوی

یہ سب جائز ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ ان کو حضرت امام حسین سے نسبت ہے اور سابقہ مسئلہ میں ہندوؤں سے نسبت ہے۔ اب فرق خود کر لو۔

دیوبندی

ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہو جائے گا (بہشتی زیور ج ۲ ص ۱۸)

بریلوی

انگلی کی نجاست چاٹ کر پاک کرنا کسی سخت گندی ناپاک روح کا کام ہے اور اسے جائز جاننا شریعت پر افتراء و اتہام اور قاطع اسلام ہے اور کہنا محض جھوٹ ہے کہ منہ بھی پاک ہو گا نجاست

چاٹنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۱۹)

دیوبندی

بھینس سے وطی کی گئی۔ اب اس کا دودھ پینا اور پھر گوشت کھانا جائز ہے

(امداد الفتاویٰ تھانوی ج ۲ ص ۱۵۹)

بریلوی

شامی میں ہے کہ ایسے جانور کو جلایا جائے لیکن دیوبندی صاحبان صرف جانوروں سے وطی کرنے کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں۔

دیوبندی

اگر کوئی مسلمان حق تلفی کرے تو مسلمان ہی کی کرے۔

(افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۳۰۱)

بریلوی

حق تلفی ہر ایک کی حرام ہے خواہ مومن ہو یا کافر۔

دیوبندی

میلاد شریف اگرچہ صحیح روایات سے ہو تب بھی ناجائز ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۵۱)

بریلوی

میلاد شریف موجب برکت و رحمت ہے صحیح روایات سے جائز ہے۔

دیوبندی

کلیر شریف و دوسرے عرسوں پر اگرچہ سوداگری و تجارت کے لئے جاوے تب بھی ناجائز ہے۔

(فتاوی رشیدیہ ج ۲ ص ۱۵)

بریلوی

بزرگوں کے عرس پر جانا موجب نجات و برکات ہے۔

دیوبندی

ہندوؤں کے میلا پر جانا جائز ہے۔

(امداد الفتاوی ج ۲ ص ۱۲۴)

بریلوی

ہندوؤں کے میلا پر جانا ناجائز ہے۔

دیوبندی

ہندوؤں کے میلوں کی نوچندی وغیرہ دیکھنے جانا جائز ہے

(افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۴۴)

بریلوی

ہندوؤں کے نوچندی میلوں پر جانا ناجائز ہے۔

دیوبندی

لیڈروں کے لئے قیام کرنا جائز ہے

بریلوی

جو کسی کی دنیا کی وجہ سے عزت کرتا ہے اس کا ثلث دین چلا جاتا ہے۔

(حدیث)

دیوبندی

میلاد شریف میں قیام کرنا حرام ہے

(براہین قاطعہ ص ۱۴۸)

بریلوی

میلاد شریف میں قیام کرنا مستحب ہے

(روح البیان، سیرت حلبی، فیصلہ ہفت مسئلہ)

دیوبندی

ایک رنڈی اپنی چھوکری کو جو سیانی تھی اپنے ہمراہ لائی۔ مولانا محمد یعقوب (صدر مدرس دیوبند مولوی اشرف علی کا استاد) نے پوچھا کہ کیا ہے۔ اس نے عرض کی کہ یہ میری لڑکی ہے اس کو مرض ہے۔ اور میری اس پر کمائی ہے آپ دعا تجویز کر دیجئے۔ مولانا محمد یعقوب نے نہ معلوم دعا کی یا تعویذ دیا۔ اس چھوکری کو

آرام ہوگیا۔ مٹھائی لائی۔ مولانا نے فرمایا۔ رکھ دو
(ملخصاً (ارواح ثلثہ) ص۳۳۹)

بریلوی

رنڈی کی کمائی بھی حرام اب اس کے لئے تعویذ دینا اور دعا کرنا کیا ہُوا۔ اور پھر اس کا نذرانہ کیوں قبول کیا اس راز کو علماء دیوبند خوب جانتے ہوں گے

دیوبندی

نعرۂ یارسول اللہ حرام ہے۔ اور البتہ محمود حسن کی جے گاندھی جی کی جے۔ وغیرہ نعرے بلند کرنا درست۔
(الافاضات الیومیہ)

بریلوی

نعرۂ رسالت جائز ہے جیسا کہ صحابہ کرام موقعہ ہجرت پر یارسول اللہ یا محمد وغیرہ پکارتے تھے (مسلم)
گاندھی اور محمود حسن کی جے دیوبندی شریعت میں ہو گا۔ ہم نے کہیں نہیں پڑھا۔

دیوبندی

ایک شخص نے کہا تھا کہ وہ اپنی ماں سے بدکاری کیا کرتا تھا کسی نے

کہا ارے خبیث یہ کیا حرکت ہے۔ تو کہتا ہے کہ جب میں سارا ہی اس کے اندر تھا تو اگر میرا ایک جُز اس کے اندر چلا گیا تو حرج کیا ہوا۔ یہ حکم بھی عقلیات سے ہو سکتا ہے۔ ایک شخص گوہ کھاتا تھا اور منع کرنے پر کہا کرتا تھا کہ جب یہ میرے ہی اندر تھا تو پھر اگر میرے اندر چلا جاوے تو اس میں کیا حرج ہے تو ان چیزوں کو عقل کے فتویٰ سے جائز رکھا جائے گا
(الافاضات الیومیہ ج ۴ ص۶۷۲)

بریلوی

دیوبندی عقل ماں کے زنا کی اجازت دے تو اس کے لئے درست ہے۔ ہماری عقل تو اس بُرے تصور سے پاک ہے۔ گوہ کا کھانا بھی ان کی غذا ہو سکتی ہے۔ ہم تو ایسی بُری باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔

دیوبندی

انبیاء و اولیاء کی مزاروں کی طرف دور دور سے قصد کر کے جانا شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۸)

بریلوی

انبیاء و اولیاء کے مزاروں کی طرف دور دور سے قصد کر کے

جانا شرک نہیں بلکہ موجب خیر و برکت ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ نے کس قدر صراحت سے بیان فرمایا ہے کہ اے حبیب تیری طرف جو گناہگار لوگ آئیں اور طلب مغفرت کریں تو اللہ تعالیٰ کو تواب اور رحیم پائیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور کے در پر جانے والوں پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے اور یہ بھی بتاتا جاؤں کہ جو لوگ فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے در کی حاضری سے اعراض کرتے ہیں ان کا کیا حال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ واذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ لووا رؤسھم ورایتھم یصدون وھم مستکبرون سواء علیھم استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم لن یغفر اللہ لھم ان اللہ لا یھدی القوم الفاسقین

اپنے حبیب کے در سے روگردانی کرنے والوں پر کیسا عتاب فرمایا

کہ میں انہیں ہرگز نہیں بخشوں گا کیونکہ وہ آپ کے در سے ہٹنے والے ہیں۔

یہ نجدی بھی حضور علیہ السلام کے در پہ سے حاضر ہونے کو شرک سمجھتے ہیں اور اس کی حاضری سے

روگردانی کرتے ہیں۔

مسلمانو! ان کے دجل و فریب سے بچو! یہ تمہیں مقہور پروردگار کرنا چاہتے ہیں۔ اگر واقعی دور دراز سے سفر کر کے آنا شرک ہی ہے تو بزرگوں کے عرس میں بڑے بڑے پیشوایان دیوبند مقامات بعیدہ سے سفر کر کے کیوں آتے ہیں۔ کیا یہ طرز عمل اس حقیقت کو بے نقاب نہیں کرتا کہ جہاں انہیں دنیوی منفعت کا کوئی پہلو نظر آئے وہاں اپنے مسلک کو بھول جاتے ہیں۔

دیوبندی

حضور علیہ السلام کا میلاد منانا شری کرشن کے یوم ولادت منانے جیسا ہے۔

" یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔

(براہین قاطعہ ص ۱۴۸)

بریلوی

حضور علیہ السلام کا یوم میلاد منانا کار ثواب ہے۔ اور آپ کا ذکر کرنا سنت الہیہ ہے قرآن مجید میں موجود ہے۔

سلام علی یوم ولدت و یوم اموت و یوم ابعث حیا

اس عبارت میں اس بے دین نے تمام مسلمانان اہل سنت کو ہنود سے اور یوم میلاد کو یوم ولادت سری کرشن سے تشبیہ دی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے آقا و مولیٰ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم میلاد کو ایک کافر و مشرک کے یوم ولادت سے تشبیہ دی جائے۔ کیا وہ شخص جس کے دل میں ایمان کا ایک ذرہ بھی موجود ہو اس بین گستاخی کو سن سکتا ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں۔

دیوبندی

ڈوبتا آدمی کہے یا عبدالقادر جیلانی اغثنی۔ اے عبدالقادر جیلانی فریاد سنیئے۔ مجھ کو ڈوبنے سے بچائیے یا کوئی عورت کہے کہ اے عبدالقادر جیلانی مجھے بچہ دیجئے اور کوئی کہے کہ مجھے روزی دیجئے اور محرم کے مہینے میں یا حسین علیہ السلام کہہ کر مرادیں امام حسین کے سامنے پیش کرتے ہیں یہ سب حرام اور شرک ہے۔

(پاکیزہ خواب ص۱۹ شائع کردہ تبلیغی جماعت ہند)

بریلوی

لوگ تبلیغی جماعت کو سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی فرشتے آسمان

سے اترے ہیں۔ یہ انہی فرشتوں کے تیر و نشتر ہیں جو آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ حالانکہ اسلاف میں اس پر کسی کا اختلاف بھی نہیں کہ محبوب سبحانی یا حضرت حسین علیہ السلام یا ان جیسے اور مقدس ہستیوں کو ندا کرنا اور وسیلہ سمجھ کر حاجات پیش کرنا جائز ہے اور معمولات نہ صرف عوام تک محدود تھے بلکہ عالمگیر جیسے اسلام پرور نے اپنی تلوار پر لکھوایا تھا

"یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ"

اور وہ تلوار اب تک موجود ہے جو دہلی لال قلعہ میں تاریخی چیزوں کی نمائش گاہ میں رکھی ہوئی ہے جسے آج بھی اسے کوئی دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے اس مسئلہ کی تحقیق فقیر کے رسالہ "ندائیہ" میں دیکھیے۔

دیوبندی

"شاستری اور نہرو کا ختم"

"ایک بھارتی ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ بھارتی مسلمانوں نے جن میں علماء و صلحاء بھی تھے آنجہانی شاستری کی روح کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی ہے اور ان کے لئے بخشش و مغفرت کی دعائیں بھی کی گئی ہیں۔"

(تنظیم اہلحدیث ۶۶/۱ ۲۱)

یاد رہے کہ دیوبندی جمعیت العلماء بھارت نے شاستری

کی طرح مئی ۱۹۶۴ء میں نہرو کی موت پر بھی قرآن خوانی کی تھی اور ۱۹۵۷ء میں جب کانپور تلک ہال میں مہاتما گاندھی کا "یوم شہادت" منایا گیا تو جمعیۃ العلماء ہند کے رکن حافظ بیت اللہ اور جمعیۃ العلماء کے سابق سرپرست بابا خضر محمد نے مہاتما گاندھی کی روح کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ان کی تصویر کے سامنے بیٹھ کر قرآن کریم کی آیتیں پڑھیں اور ان کی روح کو بخش دیں

(اخبار سیاست کانپور ۱/۲/۵۷)

دیوبندیوں کی بہشت اور حوران بہشت

خواب میں دیکھا کہ جنت ہے اور اس میں ایک طرف چھپر کے مکان بنے ہوئے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ اے اللہ یہ کیسی جنت ہے۔ جس میں چھپر ہیں جس وقت صبح کو مدرسہ میں (دیوبند) آیا تو مدرسے کے چھپر نظر پڑے تو ویسے ہی چھپر تھے۔ (الافاضات الیومیہ)

بریلوی

وہ بہشت دیوبندیوں کی اسلام کی بہشت وہ ہے جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ بہشت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور کستوری عمدہ

گارا ہے الخ

دیوبندی

دیوبندیوں کی بہشتی حوریں۔

"میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہندوستان کی عورتیں حوریں ہیں"

(افاضات الیومیہ ص۲۳۷)

بریلوی

بہشت کی حوروں کے صرف کنگن کی یہ کیفیت ہے کہ اگر تھوڑا سا دنیا میں ظاہر ہو جائے تو دنیا نور" علیٰ نور ہو جاتے۔ لیکن مولوی اشرف علی، ہندی کالی عورتوں کو حوریں قرار دے رہے ہیں وہ صرف اس لئے کہ خود جو نبی بننے کا شوق رکھتے ہیں۔

حرفِ آخر

فقیر نے قلم کو بہت روکا لیکن اس کے باوجود ایک کتاب تیار ہو گئی۔ اس سے نہ تو کسی پر طعن و تشنیع مطلوب ہے اور نہ نزاع اور مجادلہ۔ بلکہ بلا تبصرہ مخالفین اہل سنت یعنی اکابر دیوبند کی معتبر کتب و رسائل سے عبارات لکھدی ہیں حوالہ کی ذمہ داری کی ضمانت کے لئے اتنا عرض ہے کہ حوالہ غلط کرنے والے کو فی حوالہ،

یکصد روپیہ انعام پیش کیا جائے گا۔ کوئی صاحب ان حوالہ جات
کی صحت کے بعد بھی نہ مانے تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج
نہیں۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ جب عبارات مذکورہ صراحۃً گستاخی
اور بے ادبی سے لبریز ہیں تو پھر رعایت کیسی۔ جبکہ اس طرح کی
بے ادبی، گستاخی ان کے کسی بڑے مولوی یا کسی کے باپ
دادا کی ہو تو پھر کیا حشر کیا جاتا ہے۔ ملک کے سربراہ یا کسی
بڑے افسر کو اگر کوئی بے ادبانہ گستاخانہ کلمات بولے تو بولنے
والے کی زبان گدی سے نکالی جاتی ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے
کہ دین کی عزت نہیں رہی اس لیے جو بھی شانِ رسالت و ولایت
میں جیسے بکتا رہے پرواہ نہیں۔ آج نہ سہی قیامت میں تو ضرور
اس کا محاسبہ ہوگا۔ اور ساتھ ان کا بھی جو ایسے بے ادبوں
گستاخوں کو اپنا استاد یا پیر و مرشد یا کم از کم اچھا
سمجھتے ہیں۔

ہند و پاکستان میں جب یہ فتنہ اسماعیل دہلوی نے
اٹھایا تو ہزاروں علماء کرام و مشائخ عظام نے قلمی، لسانی
جہاد فرمایا۔ اگرچہ اسماعیل ان کے اساتذہ و مشائخ کے
خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ فقیر نے تفصیل سے "التحقیق الجلیل
فی تحریک اسماعیل القتیل" میں لکھا ہے۔

پھر جب دار العلوم دیوبند میں وہابیت کا بیج بویا گیا تو بھی

ہزاروں اللہ والوں نے دیوبند کے بہروپیوں کی خبر لی۔ اس
کی داستان فقیر کے رسالہ "دیوبندی بریلوی اختلاف"
میں ہے۔ انہی اللہ والوں کے قلم بول اٹھے تھے کہ ایسے،
بے ادب و گستاخ لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ بلکہ
انہیں امام بنانا گناہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

فیصلہ مذکورہ بالا عبارات اُردو میں ہیں ہر شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ واقعی
یہ عبارات مبنی بر کفر ہیں اور یقیناً کفر ہیں بھی کو کسی

کو شرعاً، اخلاقاً اپنی صفائی کا قطعاً حق نہیں پہنچتا۔ ہمارے ہی نزدیک بلکہ علمائے
دیوبند کے نزدیک بھی کفر صریح میں تاویل نہیں، تو اب اہل سنت اور علمائے
دیوبند کا معاملہ آپ کے سامنے ہے۔ برصغیر کی بہت بڑی اکثریت نے ان عبارات کو
توہین آمیز اور گستاخانہ سمجھا ہے۔ حرمین شریفین کے ۳۵ جلیل القدر اور نامور علماً
نے ان عبارات کو بارگاہ نبوت کے منافی اور ان کے قائلین کو گستاخ قرار دیتے ہوئے
مصدقہ تحریریں لکھیں۔ یہ تمام تحریریں ۱۳۲۴ھ میں حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین
کے نام شائع ہوئیں۔ اسی طرح برصغیر کے اڑھائی سو علماء نے ان عبارات کو گستاخانہ
قرار دیتے ہوئے اپنے دستخطوں اور مہروں سے مزین تصدیق ملت اسلامیہ
کے سامنے پیش کی۔ (الصوارم الہندیہ)

ضد۔ اس کے بعد ان عبارات پر اڑتے، انہیں اپنے وقار کا مسئلہ بنانے اور
ملت اسلامیہ کے مسلسل مطالبے پر چپ سادھ لینے کا کیا جواز باقی رہ گیا تھا۔ آنحضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی معمولی سی بے ادبی بھی کفر ہے۔ اس فتوے پر علمائے دیوبند
سب سے پہلے دستخط کرنے کو تیار ہیں۔ توہین آمیز عبارات اور الفاظ میں تاویل یا قائل کی
نیت نہیں، اس پر وہ علمائے اہل سنت سے بھی دو قدم آگے نظر آتے ہیں۔ لیکن جب
فرمایئے کہا جاتا ہے کہ، اپنی ان چند عبارات پر نظر ثانی
تو پھر تاویل و تعبیر کا وہ بے معنی دفتر کھول دیا جاتا ہے جس کے سامنے اصل مسئلہ
دب کر رہ جاتا ہے

اپنے منہ فتوائے کفر لیکن پھر انکار۔ جن عبارات کو علمائے اہل

سُنت توہین آمیز اور گستاخانہ قرار دیتے ہیں مفہوماً ان کے گستاخانہ ہونے میں علمائے
دیوبند بھی متفق ہیں۔ مثلاً "صراطِ مستقیم" میں سید احمد بریلوی کا بیان مندرج ہے :

"پس ان بزرگوں اور انبیائے عظام علیہم السلام میں فرق صرف اتنا
ہے کہ انبیاء امتوں کی طرف مبعوث ہوتے ہیں اور یہ بزرگ منصبِ حکم کو قائم
کرتے ہیں اور ان کو انبیاء کے ساتھ وہی نسبت ہے جو چھوٹے بھائیوں کو بڑے
بھائیوں سے" (صراطِ مستقیم ص۳۷) یہی مضمون تقویۃ الایمان بھی ہے لیکن

جب علمائے حرمین شریفین نے اس پر گرفت کی تو یہی صفائی عبارات اس انداز سے کی
جاتی ہے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا اور جملہ علمائے دیوبند نے
تصدیق کی "ہم یا ہمارے اسلاف میں ہرگز کبھی اور کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں رہا ہے
اور ایسی خرافات تو کوئی ضعیف سے ضعیف الایمان شخص بھی زبان پر نہیں
لا سکتا، اور جو شخص یہ کہے کہ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
آلہٖ وسلّم کی فضیلت اتنی ہے جیسے بڑے بھائی کی چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے
تو ہمارا عقیدہ ہے کہ ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج" (المہند ص۹)

شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ

یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو دیوبند کے چہرہ پر سیاہ داغ، اصل عبارت ملاحظہ ہو

"الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط
زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے
ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان اور

لے صراطِ مستقیم مرتبہ شاہ شہید اسمٰعیل ص ۳۷ مطبوعہ مکتبہ سراج العلم لاہور

کے تلخیص المہند علی المفند یعنی عقائد علمائے دیوبند ص ۹

یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے" (براہین قاطعہ ص۵۱)

عذرِ گناہ بدتر از گناہ

اس عبارت مذکورہ سے فضلائے دیوبند کو بیزار ہونا چاہیئے تھا اور توبہ کرنا لازم تھی لیکن توبہ کے بجائے اپنی صفائی دینی شروع کر دی

چنانچہ لکھا کہ بعض ہم لکھ چکے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ
وسلّم علی الاطلاق مخلوقات میں سب سے زیادہ علوم اور حکمتوں اور اسرارِ
الٰہیہ کے جاننے والے ہیں۔ آپ کو تمام آفاق و ملکوت کا سب سے زیادہ علم ہے اور
ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہٖ وسلّم سے زیادہ بڑا عالم ہے کافر ہے اور ہمارے حضرات نے اس شخص کے بارے
میں کافر ہونے کا فتویٰ دیا ہے جو یہ کہے کہ ابلیس لعین جناب رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ (المہند ص۱)

انتباہ: ہم نے یہ دو مثالیں بطور مشتے از خروارے پیش کی ہیں، ورنہ تمام
اختلافی عبارات کو مفہوماً علمائے دیوبند خود رد کر چکے ہیں، ان سے اظہار
ناپسندیدگی کرتے ہیں اور انہیں گستاخانہ عبارات قرار دیتے ہیں۔
لیکن اپنے آپ کو وہ ایسا معیارِ حق قرار دیتے ہیں کہ یہ بات ایک
آن کے لئے بھی تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے کہ ہم سے بھی ایسی عبارات
کا صدور ہو سکتا ہے اور ہوا ہے۔ اب مسئلہ کیونکر حل ہو؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا فتویٰ صحیح ہے

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کو فضلائے دیوبند بدنام کرتے پھرتے
ہیں کہ انہوں نے کفر کی مشین چلائی حالانکہ انہوں نے اظہارِ حق فرمایا
بلکہ مولوی اشرف علی تھانوی کا خلیفہ

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی نے لکھا کہ مولانا احمد رضا بریلوی پر ایسی عبارات کے قائلین کی تکفیر فرض تھی اگر وہ تکفیر نہ کرتے تو خود کافر ہو جاتے چنانچہ اسکی اپنی عبارت

ملاحظہ ہو: یہ عذر کہ علماء ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں، چنانچہ مرزائی جب بہت تنگ اور عاجز ہوتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ آخر علمائے دیوبند جو آج ہندوستان میں مرکزِ اسلام و مرکزِ حنفیہ و مرکزِ قرآن و حدیث و فقہ علوم عقلیہ و نقلیہ کا سرچشمہ ہیں، ان کو بھی تو مولوی احمد رضا خاں صاحب اور انکے ہم خیال کافر کہتے ہیں۔ کیا علمائے دیوبند کافر ہیں؟ اگر وہ کافر نہیں تو پھر مرزائی کیوں کافر ہیں؟

اس کا جواب بھی خوب توجہ سے سن لینا چاہیئے کہ علمائے دیوبند کی تکفیر اور مرزا صاحب اور مرزائیوں کی تکفیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بعض علمائے دیوبند کو خان بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خاتم النبیین نہیں جانتے، چوپائے مجانین کے علم کو آپ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کے علم کے برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے علم سے زائد کہتے ہیں، لہٰذا وہ کافر ہیں۔ تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ جناب خان صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے، جو ایسا کہے وہ کافر ہے مرتد ہے، ملعون ہے۔ لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں، بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے، وہ خود کافر ہے۔ یہ عقائد بے شک کفریہ عقائد ہیں۔ مگر خاں صاحب کا یہ فرمانا کہ بعض علمائے دیوبند ایسا اعتقاد رکھتے ہیں یا کہتے ہیں، یہ غلط ہے افترا ہے، بہتان ہے (اشد العذاب ص ۱۲، ۱۳)

عذاب آخرت :۔ ہر وہ مسلمان جسے مرنا ہے اور مرنے کے بعد ثواب و عذاب کا قائل ہے تو اسے دعوت ہے کہ فقیر کی گزارشات کو نہایت غور سے پڑھے۔ محمد فیض احمد اویسی غفرلہٗ بہاولپور

مفسر قرآن فیض ملت حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مد ظلہ کی تصانیف
ابریز مصطفے
تاریخ محبوب مدینہ
شہد سے میٹھا نام محمد
تفسیر اویسی
ذکر اویس
ذکر سیرانی
انگوٹھے چومنے کا ثبوت
حاضر و ناظر کا ثبوت
نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت
اذان بر قبر
کفن پر لکھنا
وہابی دیوبندی کی نشانی
تبلیغی جماعت کے کارنامے
تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ
دیوبندی بریلوی فرق
خطبات اویسیہ
شیعہ فرقے
آئینہ شیعہ نما
شیعہ قرآن کو نہیں مانتے
مواعظ اویسیہ
نعلین مبارک کے فضائل
مدحت رسول ﷺ
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور